www.novelsclubb.com
قفسِ دل
از عروہ کرامت

السلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

قفسِ دل

از عـــروہ کرامت

Episode 8

شادی والے گھر میں مصروفیات دن بہ دن بڑھتی جارہی تھیں۔نازیہ بیگم نے ان تینوں بہن بھائیوں کو کاموں میں دھنسا کرر کھا ہوا تھا۔اوران کے ساتھ ساتھ ملازمہ کو بھی خوب کھینچ کرر کھا ہوا تھا۔نکاح میں صرف پانچ دن رہ گئے تھے ۔مجتبیٰ صاحب آفس کے کسی کام کی وجہ سے شہر سے باہر گئے تھے۔ہائی ویسٹ پینٹ اور سفید بٹن شرٹ پہنے بالوں کا رف جوڑا بناتے وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی لاؤنج میں آئی۔

www.novelsclubb.com

سارہ ہمیں سیلون جانا ہے۔۔۔ جلدی۔۔" سامنے بیٹھے انسان کو دیکھ کر وہ سکتے میں آئی تھی۔ایک سال بعد اس کا سامنا ہوا تھا۔اس کے ہاتھ ٹھہرے تھے۔ بال ہاتھوں سے چھوٹ کر کمر پہ بکھر گئے۔

اسلام علیکم !علوینہ کیسی ہو؟"تازہ شیو بنائے،بلو ڈریس پینٹ اور فارمل کورٹ پہنے وہ مسکرایا تھا۔وہ سلام کا جواب نہیں دے پائی۔

علوینہ سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔"نازیہ بیگم نے اس کو گھورا۔"

وعلیکم اسلام۔"آواز سے بیزاری واضح تھی۔اس نے کبھی اس شخص کا سامنا" کرنے کا نہیں سوچا تھا۔

کیا کرتی رہتی ہو آج کل تم؟اتنے عرصے بعد نظر آئی ہو؟"اس نے مسکراہٹ" اچھالی۔وہ صوفے پہ ٹک گئی تھی۔مزید کھڑے ہونے کی ہمت نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

میرے پاس اتنا فارغ وقت نہیں ہوتا جو ہر کسی کو دیتی رہوں۔"اس نے خود کو" کمپوز کیا اور روکھے لہجے میں بولی۔سامنے بیٹھے شخص کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔نازیہ بیگم کچن میں کھانا تیار کروا رہی تھیں۔اس وقت وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

ہمم! بھئی بہت زیادہ مصروف ہیں آپ۔ چھوٹے لوگوں سے کہاں ملتی ہیں۔"""

اس نے ہلکے پھلکے لہجے میں بولا، جیسے خفت مٹانے کی کوشش کی ہو۔وہ اس کی بات پہ صرف طنزیہ ہنسی تھی۔نازیہ بیگم ہاتھ خشک کرتی ہوئی دوبارہ سے لاؤنج میں آئی تھی۔

خالہ یہ کارڈ بھیجا ہے امی نے۔"مارب نے میز پہ پڑا کارڈ اٹھا کر ان کی جانب" بڑھایا۔اس کی نظریں کارڈ سے ہوتی ہوئی اس کے چہرے تک گئی تھیں۔سفید رنگ کا کارڈ۔۔۔ جس پہ کچھ سبز ،بیلے رنگ کا ڈیزائن تھا۔ایسا ڈیزائن اس نے کہیں اور بھی دیکھا تھا۔

بھئی۔اس کی کیا ضرورت تھی ! ہمارے بھانجے کی شادی ہے۔ہم نے تو اس کے " بغیر ہی آجانا تھا۔"نازیہ بیگم نے ہنستے ہوئے مارب کا گال تھپتھپایا۔

بھانجے کی شادی۔"اس نے خود کو منہ میں بڑبڑاتے ہوئے سنا تھا۔"

کس کی شادی ہے ؟"علوینہ نے خود کو پوچھتے ہوئے سنا تھا۔"

اوہو میں تو بتانا ہی بھول گئ۔سارہ کے نکاح سے اگلے دن مارب کی شادی ہے۔"" نازیہ بیگم نے ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے بتایا۔جب کے اس کا سانس ایک لمحے کے لیے رکا تھا۔

تم نے ضرور آنا ہے۔میری منگنی پہ نہیں آئی۔اس دفعہ میں نے تمہاری وجہ سے " سارہ کے فنکشن سے اگلے دن اپنا فنکشن رکھا ہے۔"مارب نے دوستانہ لہجے میں اس سے کہا تھا۔جیسے ان کے درمیان کے تعلقات ہمیشہ سے دوستانہ رہے ہوں۔وہاں بیٹھنا محال ہو رہا تھا۔وہ گہرا سانس لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

مبارک ہو! اگلی بار بھابھی کو بھی ساتھ میں لانا۔" سبز آنکھوں میں سرخی دوڑ رہی تھی۔ سبز آنکھوں کو سن گلاسز سے ڈھکتے ہوئے وہ مضبوط قدم لیتی وہاں سے نکلی تھی۔

سارہ میں باہر انتظار کر رہی ہوں آجاؤ جلدی۔" وہ سیڑھیوں کے پاس کھڑی اس" کو آواز دے کر باہر کی جانب بڑھ گئی۔ اس نے گلاسز اتار کر ڈیش بورڈ پہ پھینکے تھے ۔اور سر سٹیئرنگ وہیل پہ رکھا تھا۔ گہرے سانس لیتے ہوئے اس نے خود کمپوز کیا۔

وینہ چلو جلدی دو بجے کی اپائنٹمنٹ ہے۔" سارہ دروازہ کھولتی ہوئی فرنٹ سیٹ" پہ بیٹھ گئی۔ اس نے گاڑی سڑک پہ ڈال دی۔ وہ لاہور میں پہلی بار گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔ تھوڑا عجیب لگ رہا تھا۔ اسلام آباد جانے کے بعد اس نے گاڑی چلانا سیکھ لی تھی۔

www.novelsclubb.com

مارب کی شادی پہ جاؤ گی نہ تم بھی؟" سارہ نے گاڑی میں پھیلی خاموشی کو توڑا۔"

دیکھتے ہیں۔میں نے کوئی ڈریس بھی نہیں لیا؟"اس نے موڑ کاٹا اور گاڑی کو مین روڈ پہ ڈالا۔اس کا لہجہ ہر جذبے سے عاری تھا۔

"ہمم! چلو واپسی پہ لے لیں گے ."سارہ نے اس کا مسئلہ حل کرنا چاہا۔وہ بس ہلکا سا مسکرائی تھی۔سیلون کی پارکنگ میں گاڑی کھڑی کی اور وہ دونوں بہنیں سیلون میں داخل ہوئی سارہ اپنے بالوں اور سکن کی ٹریٹمنٹ کروانے آئی تھی۔جبکہ علوینہ صرف بالوں کی کٹنگ کے لیے آئی تھی۔

"میم آپ نے لینز لگائے ہوئے؟"اس کے بال کاٹتے ہوئے لڑکی نے سرسری سا پوچھا۔جس پہ وہ کھل کر مسکرائی تھی۔

"نہیں میری آنکھوں کا قدرتی رنگ ہے یہ۔"وہ مسکرائی تھی کیونکہ اسے ایسے کمپلیمنٹ اکثر ملا کرتے تھے۔سیاہ لمبے بال اب کمر کے درمیان تک آرہے تھے اور آگے سے کٹے لانگ بینگز اس پہ سوٹ کررہے تھے۔وہاں سے فارغ ہونے کے

www.novelsclubb.com

بعد وہ دونوں مال گئی تھیں۔سارہ کے نکاح پہ پہننے کے لیے جوڑا وہ پہلے سے ہی خرید چکی تھی۔

یہ دیکھو یہ کیسا رہے گا،مارب کی شادی کے لیے؟" پیروں کو چھوتے فراک میں" ملبوس وہ باہر آئی تھی۔

اوہ مائی گاڈ۔۔۔۔تم پہ بہت سوٹ کررہا۔کہیں دولہا اپنی دولہن چھوڑ کر تم سے" شادی نہ کرلے۔"سارہ کے منہ سے بات پھسلی تھی۔سبز آنکھوں میں بہت کچھ ابھرا تھا۔اس کی مسکراہٹ پل میں سمٹی تھی۔

بات کرنے سے پہلے سوچ تو لیا کرو۔" وہ کہتی ہوئی ڈریسنگ روم میں چلی گئی" ۔سارہ نچلا لب کچلتی رہ گئی۔واپسی پہ وہ پورا راستہ بالکل خاموش رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دن تیزی سے گزر رہے تھے۔اور نکاح میں صرف ایک دن رہ گیا تھا۔گھر میں مہمان بھی آنا شروع ہو گئے تھے۔اور ایسے میں وہ بیزار سے پورے گھر میں گھوم رہی تھی۔اسے نا جانے کیوں اپنے رشتے داروں سے کوفت ہوتی تھی۔ان کے زیادہ رشتہ دار قریب ہی رہتے تھے۔اس کی حالت بگڑ چکی تھی۔بال پونی میں مقید کیے۔ڈھیلی ڈھالی سیاہ شلوار قمیض اور جینز پہنے، گلے میں فلورل سکاف ڈالے۔وہ باہر کی جانب جا رہی تھی۔جب سامنے سے آتے کسی شخص کے ساتھ ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی۔

علوینہ دیکھ کے چلا کرو۔"سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کا دماغ گھوما تھا۔اس" نے آنکھیں گھمائیں۔

www.novelsclubb.com

مجھے نظر نہیں آتا تو آپ ہی دیکھ کر چل لیا کریں۔"وہ منہ پھاڑ انداز میں کہتی ہوئی" باہر نکل گئی۔اور گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے اندر بیٹھ گئی۔ریحان نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا تھا جو کافی بدل چکی تھی۔ڈریسنگ سینس تبدیل ہو گئی تھی

۔بالوں کا سٹائل بھی بدل چکا تھا اور انداز بھی۔وہ سیاہ گاڑی کو سڑک پہ ڈال چکی تھی

۔

زنجبیل میں بس پہنچ رہی ہوں دس منٹ میں۔۔۔"اس نے بلوٹوتھ کان سے "
نکالا اور گاڑی کی سپیڈ بڑھائی۔دس منٹ میں وہ نکاح کے وینیو پہ پہنچ چکی تھی۔وہ
گاڑی سے اترتی ہوئی،زنجبیل کی جانب بڑھی۔

کیا ہو گیا تھا؟تم نے اتنی جلدی میں بلایا ہے۔"علوینہ اس کے گلے ملتی ہوئی الگ "
ہوئی۔

ایونٹ مینیجر کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔اور یہ ان کی ٹیم ایک نمبر کی ہڈ "
حرام ہے۔اب جو باقی کام ہے وہ ہم دونوں نے کروانا ہے۔کچھ تو فائدہ ہو ہماری
پڑھائی کا۔"اس نے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے علوینہ کو بتایا۔

چلو کوئی نہیں،کر لیں گے ہم دونوں۔۔"علوینہ اس کی پیٹھ تھپکتی ہوئی آگے "
بڑھی۔شام تک وہ دونوں مسلسل ان کے ساتھ مغزماری کرتی رہی تھیں۔اور

www.novelsclubb.com

بالا آخر نکاح کا سیٹ اپ مکمل ہو گیا تھا۔ان دونوں نے فخریہ نظروں سے سیٹ اپ کو دیکھا۔

تم کس کے ساتھ آئی ہو؟"علوینہ نے زنجبیل سے پوچھا۔"

مجھے زریاب چھوڑ گیا تھا۔ کہہ رہا تھا پک کر لوں گا ابھی تک آیا نہیں۔"اس نے" ہاتھ میں بندھی گھڑی کو دیکھا،جو سات بجا رہی تھی۔

چلو آو، میں ڈراپ کر دیتی ہوں۔"علوینہ اس کو ساتھ لیتی ہوئی گاڑی کی جانب" بڑھ گئی۔

ویسے جب سے گاڑی ڈرائیو کرنا سیکھی ہے زندگی سکون میں آ گئی ہے۔"اس نے" گاڑی کو موڑتے کوئے بولا۔ جس پہ زنجبیل مسکرائی تھی۔

ہمم یہ تو،زندگی بہت بدل گئی ہے،اب ہم پہلے جیسے نہیں رہے۔"اس نے سرد" آہ بھری تھی۔ دسمبر کی شامیں خاموش اور جماد دینے والی تھیں۔اس نے بیگ ہاوس کے سامنے گاڑی روکی۔

اندر تو چلو یار۔ اتنی دیر بعد ہمارے گھر آئی ہو۔"ز نجبیل سیٹ بیلٹ کھولتی ہوئی" اس کو کہہ رہی تھی۔

میں تھک گئی ہوں یار، گھر جا کر سوؤں گی۔"اس نے سٹیرنگ وہیل پہ سر رکھا" تھا۔

عزت کے ساتھ اتر گاڑی سے، ماما کو فون کروں پھر وہ خود آکر تمہیں لے کر" جائیں گی۔"زنجبیل نے اسے جھنجھوڑا۔ جس پہ وہ منہ بناتی ہوئی، سیاہ جیکٹ پچھلی سیٹ سے پکڑتی پہنتی ہوئی اندر کی جانب بڑھی۔ گاڑی میں ہیٹر کی وجہ سے ٹھنڈ محسوس نہیں ہو رہی تھی۔ گاڑی سے اترتے ہی جسم کو جما دینے والی ہوا نے ان کا استقبال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لاونج میں گہما گہمی تھی۔ زنجبیل کی پھپھو اور تایا کی فیملی آکر بیٹھی ہوئی تھی۔ علوینہ یکدم اتنے لوگوں کو دیکھ کر کنفیوز ہوئی تھی۔ اس نے زنجبیل کو گھورا جس پہ وہ محض کندھے اچکا کر رہ گئی تھی کہ وہ اس سے آگاہ نہیں تھی۔

گھر کے مہمانوں سے بچ کے میں یہاں آئی تھی اور یہاں پہ ماشاءاللہ ہمارے گھر " سے بھی بڑی منڈی لگی ہوئی ہے۔" وہ منہ میں بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔

اسلام علیکم !" زنجبیل نے وہاں بیٹھے سب لوگوں سے اونچی آواز میں سلام تھی " ۔سب کی گردنیں ان دونوں کی جانب مڑی تھیں۔

یہ کون ہے زنجبیل ؟" اس کی پھپھو نے سبز آنکھوں والی لڑکی کو سرتاپاؤں " گھورتے ہوئے استفسار کیا تھا۔

یہ میری دوست ہے علوینہ مجتبیٰ۔" زنجبیل نے اس کے کندھے پہ ہاتھ پھیلاتے " ہوئے سب کو بتایا۔

اوئے ویناتم کب آئی ؟" اریب سیڑھیوں سے اترتا ہوا اس کی جانب آیا۔"

ابھی آئی ہوں۔" اس نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔"

اپنی بہن کو بھی ساتھ لے آتی۔" اس نے دانت نکالتے ہوئے علوینہ اور زنجبیل " کو دیکھا۔

بہت جلدی ہو رہی ہے آپ کو؟"" زنجبیل نے دانت نکالتے ہوئے اریب کو" دیکھا۔

ہاں بہت جلدی ہو رہی ہے مجھے۔"اس نے بھی اسی کی ٹون میں جواب دیا جس پہ" علوینہ اور زنجبیل دونوں ہنسی تھیں۔وہ تینوں لاونج میں بیٹھی تمام عورتوں کی نظروں کا مرکز بنے ہوئے۔مرد حضرات ڈرائنگ روم میں تھے۔ینگ جنریشن اور ان کی مائیں لاونج میں ہی بیٹھی تھیں۔

ایسے مت گھوریں بھئ۔مجھے پتہ ہے میری منکوحہ کی بہن بہت پیاری ہے۔اب" نظر لگائیں گے کیا؟"اریب نے اونچی آواز میں ان سب کو جھاڑ پلائی تھی۔جبکہ زنجبیل کی ہنسی نکلی تھی۔علوینہ نے اریب کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

زنجبیل اس کو بٹھاو تو سہی۔"ثمینہ بیگم کچن سے نکلی تھی۔علوینہ کو ماتھا چومتے" ہوئے الگ ہوئی تھیں۔

جی ماما ابھی بٹھاتی ہوں۔"اس کی کزن نے جلدی سے صوفہ خالی کیا تھا۔وہ کنفیوژ ہوتی ہوئی بیٹھ گئی جبکہ اب سب اس کا انٹرویو لینے میں مصروف تھے۔جس سے وہ شدید تنگ آئی ہوئی تھی۔

اپنی شکل زرا آئینے میں دیکھ آو۔"زنجبیل نے اپنی پھپھو کے بیٹے کو علوینہ کو گھورتے ہوئے دیکھا تھا جس پہ وہ تپ کہ رہ گئی تھی۔

کیوں بھئی اتنی اچھی شکل تو ہے میری؟"اس نے اپنے منہ پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے" کہا تھا۔

ہمم!دھیان سے زرا۔یہ نہ ہو کہ تھوڑی دیر میں اریب بھائی تمہاری اسی شکل کو" بدصورت نہ کر دیں۔ہمم سمجھ گئے نہ."وہ اس کو وارن کرتی ہوئی علوینہ کے ساتھ آ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

بیٹا کہیں منگنی وغیرہ ہوئی ہے یا نہیں؟"اس کی پھپھو نے تجسس کے مارے پوچھا" تھا۔علوینہ نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا جب زنجبیل بول پڑی۔

ہاں جی اس کی منگنی ہو چکی ہے، لڑکا نیویارک سے آیا ہوا ہے، اپنا بزنس ہے اسلام آباد میں، اور بہت ہینڈسم ہے۔" آخری جملہ اس نے اپنے کزن کی شکل کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔ جبکہ علوینہ بس اس کو تیز نظروں سے گھور رہی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ زنجبیل کس کا حوالہ دے رہی ہے۔

زنجبیل مجھے اب نکلنا چاہیے۔" علوینہ کہتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی بیگ کندھے پہ ڈالا۔ زنجبیل اس کو ساتھ لیتی ہوئی باہر نکل گئی۔

ایکسکیوزمی۔" وہ ابھی گیٹ کے پاس پہنچی تھیں جب کسی کی آواز پہ ان کے قدم تھمے تھے۔ زنجبیل کا کزن ان دونوں کی طرف آرہا تھا۔

اس کی تو میں؟" زنجبیل غصے سے اس کی جانب بڑھی تھی۔ جب علوینہ نے اس کا بازو پکڑ کر روکا۔

www.novelsclubb.com

یہ میرا کارڈ ہے، میری بوتیک ہے۔"اس نے کارڈ علوینہ کی جانب بڑھایا اور "ساتھ معنی خیز مسکراہٹ اچھالی تھی۔علوینہ نے نخوت سے دو انگلیوں سے کارڈ تھاما اور اسے گھما کر دیکھا۔

کارڈ سے کافی لوکل رہی ہے بوتیک۔اصل میں برادر ہم ایسی جگہوں سے شاپنگ "نہیں کرتے۔سوری کسی اور کو دے دینا، جز کے سٹینڈرڈ کا ہو۔"اس نے عجیب و غریب شکل بنا کر کارڈ اس کی جانب بڑھایا تھا۔اور وہ ڈھکے چھپے الفاظ میں اس کو سمجھا بھی چکی تھی۔وہ کہتی ہوئی رکی نہیں وہاں سے نکل گئی تھی۔

ٹھنڈ پڑ گئی تمہیں۔"زنجبیل نے دانت نکالتے ہوئے اس کو دیکھا تھا.اور اس کو" زور سے لات مارتی ہوئی اندر بڑھ گئی تھی۔جبکہ وہ درد سے دوہرا ہوا تھا۔وہ گھر جا کر ڈنر کرنے کے بعد سونے چلی گئی تھی۔صبح کا دن بہت مصروف ہونے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

دسمبر کی سرد شام نے ہر چیز کو جما کر رکھ دیا تھا۔دھند اس قدر گہری تھی کہ سامنے پڑی کوئی چیز واضح نظر نہیں آرہی تھی۔وہ آفس سے تھکا ہوا گھر آیا تھا۔کپڑے چینج کرنے کے بعد رومانہ بیگم کے پاس چلا گیا جو اس کا کھانے پہ انتظار کر رہی تھیں۔

"اسلام علیکم! دادو۔"وہ سلام لیتا ہوا کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔رومانہ بیگم کی پلیٹ میں کھانا ڈالنے کے بعد اپنی پلیٹ میں کھانا ڈالا۔

"لاہور جارہے ہو تم؟"انہوں نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

"کس لیے دادو؟"اس نے نوالہ حلق سے نیچے اتارتے ہوئے ان کی جانب دیکھا۔

"علوینہ کی بہن کا نکاح ہے نہ اور وہ دونوں مجھے اور تمہیں انوائٹ کر کے گئی تھیں۔"پانی کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"جی دادو! لیکن میرا دل نہیں چاہ رہا۔"اس نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا۔

مجھے خوشی ہوگی اگر تم جاؤ گے۔سیے بھی تمہارے ڈیڈ کے گرینڈ ہیں وہ تو تمہیں" جانا چاہیے بیٹے۔"رومانہ بیگم نے اس کا ہاتھ دبایا تھا۔

ٹھیک ہے دادو. میں چلا جاؤں گا،ویسے بھی آفس ورک کی وجہ سے لاہور کا چکر" لگنا ہی تھا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔پانی کا گلاس میز پہ رکھتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

کھانا تو ٹھیک سے کھاؤ."رومانہ بیگم نے اس کو اٹھتا دیکھ کر روکا تھا۔"

نہیں دادو میں نے کھا لیا۔اب میں آرام کروں گا۔شب بخیر۔"وہ ان کے ماتھے" کو چومتا ہوا۔سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔اوپر وال حصہ اس دن سے بالکل خاموش تھا۔وہ اپنے کمرے میں جانے لگا تھا جب سیاہ جلد والی کتاب نے اس کی توجہ کھینچی۔وہ اس کو پکڑتا ہوا اپنے ساتھ کمرے میں لے گیا۔اور پڑھنے کی غرض سے سائیڈ میز پہ رکھ دی۔اپنے ضروری کام بنانے کے بعد وہ بیڈ پہ بیٹھا اور اس سیاہ جلد والی کتاب کا پڑھنا شروع کیا،پہلا صفحہ دیکھتے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کسی

www.novelsclubb.com

کی ڈائری ہے۔ تجسس کے مارے اس نے پڑھنا شروع کردی اور رات کو نا جانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ صبح اسے لاہور کے لیے بھی نکلنا تھا۔

معمول سے ہٹ کر آج تیز دھوپ نکلی ہوئی تھا۔ نکاح کا فنکشن دن کے وقت ہی رکھا گیا تھا۔ مہمان وینیو پہ پہنچ چکے تھے۔ اریدان دونوں کو سیلون سے پک کرنے کے لیے آگیا تھا۔

وینا میرا دل گھبرا رہا ہے؟" سارہ نے اپنے ساتھ بیٹھی علوینہ کا ہاتھ پکڑتے ہوئے" بولا تھا۔

یار گھبرانا تو اریب بھائی کو چاہیے؟ ان کے پلے جو پڑھنے والی ہو۔" ارید نے بیک" ویو مرر سی اپنی بہن کو دیکھا۔

تم چپ رہو، تم کون سا لڑکی ہو۔ جو میری بات سمجھو گے۔"سارہ نے اس کو ڈانٹا" تھا۔ جس پہ وہ منہ بناتا ہوا سامنے سڑک پہ نظریں جما گیا۔

تم کیوں پریشان ہو رہی ہو۔۔ٹرسٹ می اریب بھائی بہت اچھے ہیں۔"علوینہ نے" اس کا ہاتھ دباتے ہوئے تسلی دی تھی۔ پورا راستہ وہ تینوں ایک دوسرے سے لڑتے ہوئے آئے تھے۔

نکاح کا سیٹ اپ شہر کے قریب فارم ہاؤس میں کیا گیا تھا۔ سفید اور گلابی امتزاج سے بنا ایک چھوٹا سا سیٹ اپ انتہائی خواب ناک منظر پیش کر رہا تھا۔ سٹیج پر موتیے کے پھولوں کی لڑیاں لٹک رہی تھیں۔ ایک طرف سارہ کو بٹھایا جانا تھا اور دوسری جانب اریب جو۔ علوینہ سارہ لیتی ہوئی روم میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد باہر نکاح کا شور بلند ہوا۔ سارہ کے ایک جانب علوینہ تھی اور ایک جانب ارید۔ وہ اس کو لیتے ہوئے سٹیج کی جانب بڑھے تھے۔ سارہ اور اریب کے درمیان پھولوں کی دیوار تھی۔ نکاح پڑھایا گیا۔ دستخط کرتے ہوئے اس کے ہاتھ

کانپے تھے۔علوینہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔نازیہ بیگم نے بیٹی کو گلے لگایااور مجتبیٰ صاحب اریب کے گلے ملے تھے۔ نکاح کے بعد پھولوں کی دیوار کو ہٹادیا۔اریب کی آنکھیں اس پہ جم گئی تھیں۔ سفید رنگ کی لہنگا چولی پہنے جس پہ گولڈن، پنک اور پستہ رنگ سے چھوٹے چھوٹے پھول بنے تھے۔دو آوارہ لٹیں چہرہ کے گرد جھول رہی تھیں۔اور ناک میں پہنی بڑی سی نوزرنگ اس پر سوٹ کررہی تھی۔

"ایک شعر یاد آگیا ہے مجھے :

نشیلی آنکھیں، گلابی ہونٹ، نیا جوڑا

آج ہمارے قتل کا اتنا اہتمام کیوں

www.novelsclubb.com

تم بھی نہ۔۔ کبھی تو سیریس ہو جایا کرو۔" سارہ نے ہنستے ہوئے اس کو دیکھا جو" مسکرا رہا تھا۔سفید کرتا پہنے وہ وجیہہ لگ رہا تھا۔

سیریس تو مریض ہوتے ہیں، میں نہیں۔" وہ اسے ایک بار پھر ہنسانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔اس کی پریشانی آہستہ آہستہ زائل ہو رہی تھی۔ سب لوگ ان دونوں کو مبارک باد دے رہے تھے۔

لال بیگ۔۔ بڑے لشکارے مار رہی ہو۔" علوینہ نے اس کو دیکھتے ہوئے چھیڑا تھا"
۔

تم سے تو کم ہی مار رہی ہوں۔" اس نے آنکھیں گھمائیں تھیں۔ "

آجاو فوٹو سیشن سٹارٹ ہے۔۔۔۔۔" شوٹ سے فارغ ہو کر کھانا لگایا جا رہا تھا۔ وہ" سارے انتظامات دیکھ رہی تھی۔ جب انٹرنس سے آتے انسان نے اس کی توجہ کھیری تھی۔

www.novelsclubb.com

سفید تھری پیس میں ملبوس، بال ہمیشہ کی طرح جیل سے جمائے، ایک ہاتھ پینٹ کی جیب میں اڑسے وہ اس کی جانب ہی آ رہا تھا۔ اسے دیکھ کر حقیقتاً خوشی محسوس ہوئی تھی۔

آپ یہاں کیسے؟میرا مطلب آنے سے پہلے آپ نے بتایا ہی نہیں؟" وہ اپنے پہلے سوال پہ خود ہی گڑبڑائی تھی اور خوشی کے مارے دوسرا سوال بھی کرڈالا۔

آپ نے ہی تو کہا تھا کہ ضرور آنا تو آپ کی بات کیسے ٹال سکتا تھا میں۔" اس کا اردو لہجہ کانوں کو بہت بھلا لگتا تھا۔ مسکراہٹ اس کے چہرے سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔

آپ ویسے لیٹ ہو گئے ہیں۔ چلیں آئیں آپ کو سب سے ملواوں۔" علوینہ ہنستی ہوئی اس کو اپنے ساتھ لیتی ہوئی سٹیج کی جانب بڑھی۔ارد گرد بیٹھے لوگوں ایک بار مڑ کر ان دونوں کو ضرور دیکھا تھا۔

عفیف۔۔" زنجبیل نے اس کو دیکھ کر چیخ ہی ماردی تھی۔اور اس کی طرف چلتی ہوئی آئی۔

ایکسکیوزمی! آپ کون ہیں؟" عفیف نے زنجبیل کو تنگ کرنے کی غرض سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

زنجبیل بیگ،اب اتنا زیادہ میک اپ بھی نہیں کیا میں نے کہ آپ پہچان نہ پائیں" مجھے۔"اس نے چڑ کر بولا تھا۔جس پہ وہ تینوں ہنسے تھے۔

سب سے ملنے کے بعد وہ ایک کونے والی میز پہ جا کر بیٹھ گیا تھا۔اس کی نظر سامنے سے آتی سبز آنکھوں والی لڑکی پہ پڑی۔سفید اور گولڈن امتزاج کی پیروں کو چھوتی فراک پہنے، بالوں میں لوز کرل ڈالے اور درمیان سے مانگ نکال کر ٹیکا لگائے وہ مسکراتی ہوئی سارے میں گھوم رہی تھی۔سبز آنکھوں نے فورا سے اسے پہچانا تھا ۔اور فراک کو سنبھالتی ہوئی اس کی جانب بڑھی۔

آپ نے کھانا کھایا؟"اس نے قریب آتے ہی سوال کیا۔"

نہیں۔۔میرا دل نہیں چاہ رہا۔"اس نے مسکراتے ہوئے انکار کیا تھا۔جس پہ اس" نے بھنویں اٹھائی تھیں۔

ارید یار بات سنو۔۔۔۔"علوینہ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے اسے اپنی طرف بلایا تھا" ۔جس پہ وہ فورا سے اس جانب آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اریدیار میں نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔پلیز ویٹر سے کہہ کر اس ٹیبل پہ کھانا سرو کروادو۔۔۔"علوینہ نے معصوم سا منہ بنا کر ارید کو دیکھا۔جبکہ عفیف خاموش بیٹھا اس کی بات پہ مسکرایا تھا۔

ٹھیک ہے، لگوادیتا ہوں۔سارہ ٹھیک ہی کہتی ہے، یہ جو تم پپی کی طرح آنکھیں کر کے بات کرتی ہو نہ اگلا بندہ بلیک میل ہو جاتا۔"ارید کہتا ہوا واپس مڑا جبکہ عفیف کی ہنسی نکلی تھی۔

آپ کو کیوں ہنسی آرہی ہے؟"علوینہ کو گھور کر عفیف کو دیکھا۔جو اس کو دیکھ کر مسکرارہا تھا۔

کچھ نہیں بس ویسے ہی۔۔۔"عفیف نے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے" کہا۔کھانا ان کے سامنے رکھ دیا گیا تھا۔علوینہ نے عفیف کی پلیٹ میں کھانا سرو کیا اور پھر اپنی پلیٹ میں۔۔دولوگ ان دونوں کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

ہیلو زنجبیل۔۔ کھانا کھالیا تم نے؟"علوینہ کو کھاتے ہوئے اچانک سے اس کا" خیال آیا تھا۔اس نے فون کان کو لگایا۔

نہیں یار۔یہ بھکڑ رشتے داروں کا پیٹ تو بھر دوں میں پہلے۔"فون سے اس کی" بیزار سی آواز ابھری تھی۔

ایک کام کرو،سائیڈ والی ٹیبل پہ ہم بیٹھے ہیں۔تم بھی یہیں آجاو۔"علوینہ نے" کہتے ہوئے فون رکھ دیا۔تھوڑی دیر میں زنجبیل اور زریاب ان کو جوائن کر چکے تھے۔عفیف کی بوریت بھی زریاب نے ختم کردی تھی۔کھانے کے بعد چائے سرو کی جارہی تھی۔وہ چائے کے دو کپ تھامے اسے ڈھونڈ رہا تھا۔جب وہ اسے کسی سے بات کرتی ہوئی نظر آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"Is everything okay ?"

اس نے چائے کا کپ علوینہ کی جانب بڑھایا۔جسے اس نے فورا تھام لیا۔

ہمممم!"اس نے چائے کا گھونٹ بھرا اور سامنے کھڑے شخص کو دیکھا۔اس کے" پیچھے سے نظر آتے انسان کو دیکھ کر اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔مارب اور ریحان ان دونوں کی طرف ہی آرہے تھے۔عفیف اس کے چہرے کے بدلے تاثرات نوٹ کر چکا تھا پر بولا کچھ نہیں۔

ڈئیر کزن کیسی ہو؟"ریحان نے اس کو دیکھتے ہی بولا تھا۔جس پہ وہ بس ضبط" کر کے رہ گئی۔

پہلے جیسی ہی ہوں۔"اس نے دانت پیستے ہوئے کہا تھا۔"

غصہ کیوں کر رہی ہو؟پہلے جیسی تو نہیں رہی اب تم!"مارب نے استہزایہ ہنستے" ہوئے اس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

میں پہلے جیسی رہنا بھی نہیں چاہتی۔"اس نے ہاتھ باندھتے ہوئے مضبوط لہجے" میں کہا تھا۔

"یہ کون ہے تمہارے ساتھ؟"مارب نے عفیف کی طرف اشارہ کیا۔جو مارب کو گھورنے میں مصروف تھا۔

"عفیف سلیمان،علوینہ کا دوست۔"اس نے مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا جسے مارب نے بخوشی تھاما تھا۔اس کی شخصیت میں سحر تھا جو ہر کسی کو اپنے حصار میں لے لیتا تھا۔

"آپ سے مل کر خوشی ہوئی۔"مارب نے اس کا ہاتھ چھوڑتے ہوئے میٹھے انداز میں بولا۔

"مجھے بالکل نہیں ہوئی۔"اس نے مسکراتے ہوئے اسی کے لہجے میں بولا۔جس پہ علوینہ کے منہ پہ مسکراہٹ رینگی تھی،جسے وہ بمشکل ضبط کر گئی۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ نے حال احوال پوچھا ہو تو کیا ہم جا سکتے ہیں؟"عفیف نے اس کے گم صُم چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔اور علوینہ کو ساتھ لیتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

یہ تو تمہاری بے عزتی کر کے چلے گئے۔ماننا پڑے گا اس لڑکی کا اٹیٹیوڈ کبھی ختم" نہیں ہو گا۔"ریحان نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا۔ جبکہ مارب نے ان دونوں کی پشت کو گھورا تھا اور ضبط سے مٹھیاں بھینچی تھیں۔

مہمان اپنے گھروں کو واپس جانا شروع ہو گئے تھے۔پانچ بجے تک سارا وینیو تقریبا خالی ہو چکا تھا۔صرف گھر کے فرد وہاں موجود تھے۔

علوینہ تم نے مارب کی مہندی پہ نہیں جانا کیا؟"ارید نے اس سے پوچھا جو زنجبیل " اور زریاب کے ساتھ کھڑی تھی۔زنجبیل نے آنکھیں پھاڑے اس کو دیکھا تھا۔

نہیں میں نہیں جاؤں گی۔مجھے عفیف لوگوں کے ساتھ ڈنر پہ جانا ہے۔اور میں" آج زنجبیل کی طرف ہی رہوں گی ماما کو بتا دینا۔"علوینہ نے اس کو منع کر دیا تھا ۔ارید نے جا کر نازیہ بیگم کو بتایا۔اس کے بعد وہ نکل گئے تھے۔اب صرف وہ چاروں رہ گئے تھے۔عفیف گاڑی میں ان سب کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

تم دونوں نے جانا نہیں ہے؟"زریاب نے علوینہ اور زنجبیل جو وہاں کھڑے" بات کرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

زریاب پلیز ہمیں پانچ منٹ دو۔بس آرہے ہیں ہم۔"وہ کندھے اچکاتے ہوا گاڑی" میں بیٹھ گیا۔

کل مارب کی برات ہے اور تم نے مجھے بتایا نہیں؟"زنجبیل نے حیرت سے پانی" سہیلی کا چہرہ دیکھا تھا۔

بتانے سے کیا ہوتا یار۔میں بھول چکی ہوں۔"علوینہ نے کانوں سے آویزے" اتارے اور پاؤچ میں رکھے۔

لیکن تم اتنے دنوں سے اکیلی اس بات کو سوچ سوچ کر ڈپرس نہیں ہوئی۔""" زنجبیل نے اس کو کہنی سے تھام کر پوچھا تھا۔

نہیں۔اب مجھے فرق نہیں پڑتا۔میرا خیال ہے اب ہمیں چلنا چاہیے۔باقی باتیں" رات کو کرتے ہیں۔"علوینہ کہتی ہوئی رکی نہیں گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔زنجبیل گہری سانس خارج کرتی ہوئی گاڑی میں بیٹھ گئی۔

مہمان اپنے گھروں کو واپس چلے گئے تھے۔لاونج میں پڑے نرم و گداز صوفوں پہ بیٹھے لڑکے مختلف چیزوں پہ بحث کر رہے تھے۔تیمور بیگ اور ثمینہ بیگ آرام کرنے کے لیے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔

علوینہ اور زنجبیل کچن میں گھسی چائے کا اہتمام کر رہی تھیں۔زنجبیل چائے بنا رہی تھی اور علوینہ ٹرے میں چیزیں سنا رہی تھی۔

وینہ ویسے ایک بات تو بتاؤ۔" زنجبیل نے مونگ پھلی کا دانہ میں ڈالتے ہوئے"
اس کی طرف دیکھا۔ جو بسکٹ پلیٹ میں رکھ رہی تھی۔

ہمم!" وہ اپنے کام میں مصروف تھی۔"

کل تم واقع اس کی شادی پہ جا رہی ہو؟" اس نے چولہے کی آنچ دھیمی کی"
۔ سارے میں الائچی کی بھنی بھنی خوشبو پھیلی تھی۔

ہاں میں جاؤں گی۔" اس کے کام کرتے ہاتھ تھمے تھے۔ اس نے سبز آنکھیں اس"
کے چہرے پہ مرکوز کیں۔

تمہیں یقین ہے کہ تم اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر برداشت کر لو گی۔" اس نے"
ایک بار پھر سے اس سے سوال کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

جہاں اتنا کچھ سہہ لیا۔ وہاں تھوڑا اور سہی۔" اس کے چہرے پہ اذیت بھری"
مسکان ابھری تھی۔ آنکھیں بے تاثر تھیں۔

تم نے کبھی اسے بددعا نہیں دی؟"اس نے چولہا بند کیا اور چائے کو کپوں میں ڈالنا شروع کیا۔

"نہیں۔بددعا تو کمزور لوگ دیتے ہیں اور میں صبر کروں گی اور میرا صبر ہی اس کے لیے کافی ہوگا۔"اس کا لہجہ ہر جذبے سے عاری تھا۔وہ کہتی ہوئی ٹرے اٹھاتی کچن سے باہر نکل گئی جبکہ زنجبیل اس کی پشت کو گھورتی رہ گئی۔اور چائے کے کپ سے بھری ٹرے لیتی ہوئی لاونج میں چلی گئی۔اور صوفے پہ ٹانگیں اوپر کر کے بیٹھ گئی۔

مجھے ابھی تک حیرانی ہے کہ آپ لاہور آئے ہوئے ہیں؟"زنجبیل نے عفیف کو" دیکھتے ہوئے بولا۔

کیوں بھئی؟میرا لاہور آنا منع ہے کیا؟"اس نے مسکراتے ہوئے سوال کیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

آپ مصروف انسان ہیں نہ۔وقت نکالنا مشکل ہو جاتا ہے۔"زنجبیل نے چائے کا" کپ ہاتھوں میں لیا۔ہاتھوں کو نمائش ملی تھی۔

ہاں یہ تو ہے۔ لیکن دادو بار بار کہہ رہی تھیں کہ مجھے جانا چاہیے اور کل ڈیڈ کے "
دوست کی بیٹی کی بھی شادی ہے تو وہاں بھی جانا تھا۔ اور کچھ آفس ورک بھی تھا۔ تو
میں آگیا۔" اس نے مسکراتے ہوئے ان سب کو دیکھا تھا۔

آپ کی منگنی نہیں ہوئی؟" سوال اریب کی جانب سے تھا۔ جس پہ زریاب نے "
اس کے چہرے کو اچانک سے دیکھا تھا۔

نہیں۔" عفیف نے یک لفظی جواب دیا۔ جس پہ اریب نے عجیب سی شکل بنائی "
تھی۔

مجھے افسوس ہوا؟" اریب نے چچ چچ کرنے والے انداز میں بولا تھا۔ جس پہ ادھر "
بیٹھے سب لوگوں نے اریب کو دیکھا۔ اور زنجبیل اس کو کھانے والی نظروں سے
دیکھ رہی تھی۔

کیوں کیا ہوا؟" عفیف کو اس کی بات کی سمجھ نہیں آئی تھی۔ کہ آخر وہ کہنا کیا چاہ "
رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

اتنا ہینڈسم لڑکا اگر ابھی تک سنگل ہو تو افسوس کی بات ہی ہے نہ۔"اس کی بات" پہ عفیف کو غوطہ لگا تھا۔چائے اس کے منہ سے فوارے کی شکل میں باہر آئی تھی ۔اس نے بری طرح کھانسنا شروع کر دیا تھا۔علوینہ نے فورا سے اسے ٹشو پیپر دیا اور زریاب نے پانی کا گلاس دیا۔

اریب بھائی آپ بھی نہ دیکھیں اس کی کیا حالت ہو گئی ہے."علوینہ نے نالاں" نظروں سے اریب کو دیکھ اور عفیف کو دیکھا جس کا چہرہ کھانسنے کی وجہ سے لال ہو چکا تھا۔

یار میں نے کیا کیا ہے؟ میں تو بس مذاق کر رہا تھا۔"اریب نے کندھے اچکائے۔"

یار اریب یہی تو مسئلہ ہے۔تو کچھ کرتا نہیں ہے خود بخود ہی ہو جاتا ہے ہنہ۔"""

زریاب نے تپتے ہوئے اریب کو دیکھا تھا۔جو دانت نکالنے میں مصروف تھا۔

میں ٹھیک ہوں۔مجھے کچھ نہیں ہوا۔سب کیوں اریب کے پیچھے پڑ گئے ہو۔"اس" کا سانس بحال ہو چکا تھا۔اس نے ٹشو پیپر سے منہ صاف کیا۔

یہ لو اب بتاؤ۔ "اریب نے ان تینوں کو دیکھا تھا۔ جو اسے گھور رہے تھے۔ "

میرا خیال ہے اب مجھے چلنا چاہیے۔ "وہ کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا کوٹ کے بٹن بند کیے "

۔

نہیں یار تم ناراض ہو کر مت جاؤ۔۔ "اریب نے کپ میز پہ رکھا اور اٹھ کر اس "

کے قریب آیا۔

نہیں میں ناراض نہیں ہوں۔ کپڑے خراب ہو گئے ہیں اب جا کر چینج کروں گا "

۔ صبح کچھ کام نبٹانے ہیں۔ "عفیف کہتا ہوا اس سے بغل گیر ہوا۔ زریاب سے ملنے

کے بعد وہ باہر نکلا تھا۔ جب علوینہ اسے باہر تک چھوڑنے کے لیے آئی تھی۔

آپ کی طبیعت ٹھیک ہے نہ؟ "اس نے اپنے ساتھ چلتی ہوئی سبز آنکھوں والی "

لڑکی سے پوچھا۔

ہمم میں ٹھیک ہوں۔ "وہ مسکرا کر بولی تھی۔ پر آنکھیں زبان کا ساتھ نہیں دے "

رہی تھیں۔

مجھے نہیں لگتا۔آج کافی گم صُم ہیں آپ؟"عفیف نے اس کے شفاف چہرے کو" دیکھا جو آج بجھا بجھا لگ رہا تھا۔آنکھیں کچھ الجھی الجھی تھیں۔

نہیں تو آپ کو ایسا کیوں لگ رہا ہے؟"علوینہ نے اس کی سیاہ آنکھوں کو دیکھا جو" ہمیشہ کی طرح گہری اور خوبصورت تھیں۔

آپ نے ہی تو کہا تھا کہ آنکھوں کی زبان ہوتی ہے۔اور شاید میں یہ زبان جانتا" ہوں۔"اس نے سبز آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا تھا۔اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا تھا۔لیکن وہ فوراً ہی سنبھلی تھی۔

آپ کو بہت پتہ ہے میری آنکھوں کے بارے میں؟"اس نے بات جو مذاق میں" اڑایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اتنا کہ میں ان پر دیوان لکھ سکتا ہوں۔"وہ کہتا ہوا گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا اندر" بیٹھنے لگا۔

اپنا خیال رکھیے گا۔ پھر ملاقات ہو گی۔ شب بخیر۔" وہ دروازہ بند کرتا گاڑی میں بیٹھ چکا تھا۔ گاڑی گیٹ عبور کر کی تھی۔ مگر وہ ابھی تک اس بات پہ اٹکی ہوئی تھی۔

عفیف کے جانے کے بعد زریاب بھی گھر کو روانہ ہو گیا تھا۔ اریب بھی اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔ وہ دونوں کچن کا کام ختم کر کے کمرے میں گئی تھی۔ زنجبیل لحاف اوڑھ کر لیٹ گئی۔ علوینہ اپنے بال کنگھی کر رہی تھی۔

آپس کی بات ہے عفیف کے جیسا انسان میں آج تک نہیں دیکھا؟" زنجبیل نے اس کا شیشے میں عکس دیکھتے ہوئے بات شروع کی۔

ہمم! یہ تو ہے۔" اس نے بالوں کو ڈھیلی چٹیا میں گوندھا اور بستر میں گھس گئی۔"

اچھا لڑکا ہے اور اچھا انسان بھی۔ عورتوں کی عزت کرنا جانتا ہے۔ پڑھا لکھا ہے" اور اچھا کماتا ہے اور شکل و صورت کا بھی اچھا ہے۔" زنجبیل چھت کو گھورتی ہوئی ایک ایک چیز گنوا رہی تھی۔

لال بیگ بس کر دو۔ تم تو جیسے اس کا رشتہ کروانے جا رہی ہو۔ مجھے سونے دو اور" منہ بند کرو ورنہ میں تکیہ رکھ کر ہمیشہ کے لیے بند کروا دوں گی۔" وہ دھمکی دیتی ہوئی کمبل میں منہ گھسا گئی۔ زنجبیل بھی کروٹ لیتی ہوئی سو گئی۔

صبح ناشتہ کرنے کے بعد ارید اس کو لینے آ چکا تھا۔ فنکشن شام چار بجے کا تھا اور دو بج رہے تھے جب وہ نہا کر واشروم سے نکلی تھی۔ بال سکھانے کے بعد وہ کچھ دیر آرام کرنے کی غرض سے بستر پہ لیٹی تھی اور وہیں بیٹھے بیٹھے اس کی آنکھ لگ گئی۔ دروازہ بجنے کی آواز پہ اس کی آنکھ کھلی تھی۔

www.novelsclubb.com

علوینہ تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی؟" ساری دروازہ کھولتی ہوئی اندر داخل ہوئی" ۔اور اسے رد کپڑوں میں بیٹھے دیکھ کر حیران ہوئی تھی۔اسکا جوڑا، جیولری، جوتا بالکل تیار ایک طرف صوفے پہ پڑا تھا۔

اوہ مجھے پتہ ہی نہیں چلا میں بیٹھے بیٹھے سو گئی تھی۔" وہ ماتھے پہ ہاتھ مارتے ہوئے" بیڈ سے اٹھی۔گھڑی ساڑھے تین بجا رہی تھی۔

سارہ ایک کام کرو تم لوگ چلے جاو۔اور ایک گاڑی کی چابی مجھے دے دو میں تیار" ہو کر ساڑھے چار بجے تک پہنچ جاؤں گی۔" اس نے گھڑی پہ نظر ڈالتے ہوئے بولا اور کپڑے لیتی ہوئی واشروم میں گھسی۔

ٹھیک ہے لیکن اب تم آ بھی جانا یہ نہ ہو کہ بعد میں تم آؤ بھی نہ۔رات کو بھی بابا" اور ماما غصہ ہو رہے تھے۔" وہ اونچی آواز میں کہتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔گاڑی کے انجن سٹارٹ ہونے کے آواز آئی تھی اور وہ نکل چکے تھے۔وہ کپڑے پہن کر اب سنگھار میز کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

بالوں کو سیدھا کر کے کمر پہ ڈالا اور چہرے پہ ہلکا میک اپ کرنے کے بعد اس نے اورنج رنگ کی لپ سٹک سے ہونٹ رنگے۔ اور پیروں میں گولڈن بالک ہیلز کے سٹیپ بند کیے۔ بیڈ پہ پڑا اورنج اور ریڈ شیڈڈ دوپٹہ اوڑھا۔ کلچ میں موبائل رکھتی وہ کمرے سے نکلی تھی۔ گاڑی کی چابی لیتی ہوئی وہ گھر سے نکلی تھی۔ دماغ عجیب کشمکش میں تھا۔ اسی کشمکش میں مبتلا وہ وینیو پہ پہنچی تھی۔ گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ ہال میں داخل ہوئی تھی۔ گہما گہمی کا عالم تھا۔ وہ سارہ کو ڈھونڈتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ جب اس کے کانوں سے آواز ٹکرائی تھی۔

مارب سیف ولد سیف حسین کے ساتھ یہ نکاح قبول ہے؟" اس کا نام کسی اور" کے ساتھ جڑنے والا تھا۔ اس کے قدم ہلنے سے انکاری ہو گئے تھے۔ جس قدر اسے آسان لگا تھا اس چیز کو برداشت کرنا لیکن یہ آسان نہیں تھا۔ آنکھوں میں جلن کی شدت بڑھنے لگی۔ وہ نا جانے کتنی دیر یونہی کھڑی رہی تھی۔

سیاہ ڈنر سوٹ میں ملبوس، بال جیل سے جمائے اور آنکھوں پہ فریم لیس عینک چڑھائے، ہاتھ میں گھڑی باندھے ہمیشہ کی طرح ایک ہاتھ جیب میں اڑسے وہ اندر داخل ہوا تھا۔ پر وقار چال چلتا ہوا وہ لوگوں کی توجہ کھینچ رہا تھا۔ اس کی نظریں اس نارنجی فراک والی لڑکی پہ پڑی تھی۔ اسے گمان ہوا کہ وہ اسے جانتا ہے۔ تھوڑی قریب پہنچ کر اس نے اس نارنجی اور لال ڈوپٹے والی لڑکی کو مخاطب کیا۔

علوینہ۔۔۔"اس نے نام پکارا تھا۔ جس پہ اس کی سوچوں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔ وہ" ہڑبڑا کر پیچھے مڑی تھی۔ جہاں پہ وہ سیاہ آنکھیں اسی پہ مرکوز تھیں۔

آپ یہاں کیسے ؟"اس کے حلق سے پھنسی پھنسی آواز نکلی تھی۔ چہرے کا رنگ" زرد ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے آپ کو بتایا تھا کہ میرے ڈیڈ کے دوست کی بیٹی کی شادی ہے۔"اس نے" ہاتھ جیبوں میں اڑستے ہوئے بتایا۔

کشف فرید۔۔۔فرید صاحب کی بیٹی۔"عفیف نے اسے بتایا تھا۔اسے دور میز کے پاس کھڑی سارہ نظر آئی تھی۔اس نے ایک نظر سٹیج پہ بیٹھے دولہا دلہن کو دیکھا اور ایک منٹ میں وہ ساری بات سمجھ چکا تھا۔

میرا خیال ہے آپ ابھی آئی ہیں۔۔تو آپ کو گھر والوں سے ملنا چاہیے پہلے، میں" زرا فرید صاحب سے مل آؤں۔"میز پہ پڑی پانی کی بوتل کھول کر اس کے ہاتھ میں تھمائی اور مسکراتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔ سٹیج کے دائیں جانب ہی اسے فرید صاحب نظر آئے تھے۔

اس نے پانی کی بوتل منہ کو لگائی اور ایک ساتھ کئی گھونٹ حلق سے نیچے اتارے ۔اور خود کو کمپوز کرتی ہوئی۔اپنے رشتے داروں کی جانب بڑھی۔

www.novelsclubb.com

کیسی ہو علوینہ ؟"اس کی کتنی کزنز آکر اس سے مل رہی تھیں۔اور اس کے جاننے" والے لوگ بھی وہاں تھے۔کتنے عرصے بعد وہ ان سب لوگوں سے مل رہی تھی۔

اور سوالات کے انبار لگ چکے تھے۔وہ بمشکل وہاں سے بچ کر نکلی تھی اور ایک کونے والی میز کی جانب بڑھی۔ٹانگ پہ ٹانگ جمائے، نظریں غیر مرعی نقطے پہ گاڑھے بیٹھی تھی۔آنکھیں ضبط سے لال ہو رہی تھی۔جیسے ابھی وہ رو دے گی۔

کوئی وجود کرسی گھسیٹ کر اس کے سامنے بیٹھا تھا۔جس سے اس کی سوچوں میں خلل پڑا تھا ایک بار پھر وہ اس کے سامنے بیٹھا تھا۔آنکھوں میں اپنائیت لیے۔اسے سامنے دیکھ کر سبز آنکھیں فورا بھر آئیں تھیں۔

آپ یہاں کیوں آگئے ہیں ؟"وہ جب بولی تو آواز میں نمی تھی۔جسے وہ بھانپ گیا" تھا۔

میں اکیلے بیٹھ کر کیا کرتا؟سوچا آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں۔"اس کا لہجہ ہلکا پھلکا تھا" ۔وہ اس سے نظریں چرا رہی تھی۔جیسے پکڑے جانے کا خوف ہو۔

ٹھیک ہے۔"وہ اسی طرح جھکے چہرے کے ساتھ بولی تھی۔"

اپنی آنکھوں کو اونچا کریں۔اور میری طرف دیکھیں۔"اس کی آواز میں رعب کے ساتھ ساتھ نرماہٹ بھی تھی۔ جس پہ اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"اٹھیں۔۔"وہ کھڑا ہوا تھا۔اس کے کہنے پہ اس نے اپنی سبز آنکھیں اس کے چہرے پہ گاڑھی تھیں۔

"اٹھیں اور چلیں میرے ساتھ۔"اس کے لہجے میں کچھ تو ایسا تھا کہ وہ نا چاہتے ہوئے بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"ہم کہاں جا رہے ہیں؟"اس نے کلچ ہاتھ میں پکڑا اور اس سے سوال کیا۔جو اس کے چلنے کا منتظر تھا۔

"آپ کے کزن کو مبارک باد دینے۔"اس کا چہرہ سپاٹ ہوا تھا۔اس نے ہاتھ سے اسے آگے چلنے کا اشارہ کیا۔

"میں نہیں جانا چاہتی، میں گھر جا رہی ہوں۔"وہ کہتی ہوئی جلدی سے وہاں سے نکلنے لگی تھی۔جب عفیف نے اپنا ہاتھ اس کے راستے میں کیا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو چلنا ہوگا میرے ساتھ۔آپ کمزور نہیں ہیں۔آپ عورت ہیں اور عورت" پتہ ہے کون ہوتی ہے؟"وہ بات کرتے ہوئے ہلکا سا رکا تھا۔

جو صبر کرتی ہے اور آپ صابر ہیں۔آپ ایک مضبوط عورت ہیں اور میرے" ساتھ چلیں اور دکھادیں ان لوگوں کو کہ آپ مضبوط ہیں جو آپ کو کمزور دیکھنا چاہتے تھے۔"وہ بول رہا تھا۔اور سبز آنکھیں میں سرخی دوڑ رہی تھی۔وہ سر اثبات میں ہلاتی ہوئی اس کے ساتھ چلنے لگی۔

ہم ادھر کیوں جا رہے ہیں؟"اس نے ریسٹ روم کی طرف مڑتے ہوئے اس" کے چہرے کو دیکھا۔

اس چہرے کے ساتھ جائیں گی تو کسی کے دل کو سکون ملے گا۔"پانچ منٹ بعد وہ" باہر آئی تھی۔چہرہ تر و تازہ لگ رہا تھا۔مسکارے سے لبریز پلکیں اور ہونٹوں پہ لیپسٹک دوبارہ سے لگائی اور چہرے پہ مسکراہٹ سجالی گئی تھی۔وہ اس کے قدم کے ساتھ قدم ملاتی ہوئی آگے بڑھی تھی۔بہت نظروں نے مڑ مڑ کر ان دو لوگوں

www.novelsclubb.com

کو دیکھا تھا۔اس کے دل کی دھڑکن کانوں میں سنائی دینے لگ گئی تھی۔قدم لڑ کھڑا رہے تھے۔ہر خود پہ قابو پاتی ہوئی مضبوط قدم اٹھانے کی کوشش کر رہی تھی۔سیاہ شیر وانی پہنے وہ اسے دیکھ کر مسکرایا تھا۔اور اس کے پہلو میں کھڑی لڑکی غور سے اس کو دیکھ رہی تھی۔

مبارک ہو۔"عفیف نے مصافحہ کرنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا۔جسے وہ فورا" تھام گیا تھا۔

مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گی۔"مارب نے اس کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔جس پہ وہ" مسکرائی تھی۔

www.novelsclubb.com

میں کیسے نہ آتی میرے آفٹر آل میرے کزن کی شادی تھی۔"وہ کہتی ہوئی آگے" بڑھی اور کشف کے گلے ملی تھی۔چہرے پہ مسکراہٹ ہنوز برقرار تھی۔

یو آر لوکنگ پریٹی۔" وہ کہتی ہوئی علیحدہ ہوئی تھی۔ وہاں کھڑے دونوں لوگوں کے لیے یہ بات ہضم کرنا مشکل تھی کہ آخر وہ کیسے اتنی نارمل ہوسکتی ہے۔ مگر عفیف مسکرایا تھا۔

"تھینک یو سو مچ۔" کشف مسکرائے تھی۔ بلاشبہ وہ ایک پیاری لڑکی تھی پر اس سبز آنکھوں والی لڑکی سے کم خوبصورت تھی۔

"Congratulations to both of you ."

اس نے جلی کٹی مسکراہٹ اچھالی تھی اور جانے کے لیے مڑی تھی۔ جب اس کے کانوں میں مارب کی آواز گونجی تھی۔

"کل ولیمے پہ بھی ضرور آنا۔ میں انتظار کروں گا۔" اس نے مڑکر اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ جہاں ایک شیطانی مسکراہٹ کا احاطہ تھا۔

اس کے نزدیک غم ترک وفا کچھ بھی نہیں

مطمئن ایسے ہے وہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں

www.novelsclubb.com

میں تو اس واسطے چپ ہوں کہ تماشا نہ بنے

تو سمجھتا ہے مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں

وہ ضبط کرتی ہوئی وہاں سے نیچے اتر آئی تھی۔ قدم۔ لڑکھڑا رہے تھے۔ آنکھیں آنسوں کی وجہ سے دھندلا رہی تھیں۔۔ سیاہ آنکھوں والا لڑکا بھی اس کے پیچھے آیا تھا۔

علوینہ رکیں۔۔۔ بات سنیں۔" وہ کہتا ہوا اس کے پیچھے تقریباً بھاگ رہا تھا۔ جو" رکنے کا نام نہیں لے رہی تھی۔ لوگوں کے درمیان سے وہ راستہ بناتا اس تک پہنچا۔

مجھے یہاں سے جانا ہے۔" آواز کانپ رہی تھی۔ سبز آنکھوں میں نمی چمک رہی" تھی۔

کہاں جانا ہے ؟"اس نے پیار سے پوچھا تھا۔جس پہ اس کی آنکھوں میں مزید نمی" چمکی تھی۔

کہیں بھی ؟بس یہاں سے دور.. "وہ بولتی ہوئی ہال کی سیڑھیاں اترتی گئی جب وہ" چپ چاپ اسے اپنے ساتھ لیتا ہوا گاڑی کی جانب بڑھا۔دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھایا اور دوسری جانب سے آکر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔اور گاڑی کو زن سے بھگا ڈالا۔

---

www.novelsclubb.com

سورج کی روشنی میں پورا لاہور نہایا ہوا تھا۔دھوپ میں ہلکی ہلکی تپش تھی۔نہانے کے بعد بال کو خشک کرنے کی غرض سے وہ کھلا چھوڑے دھوپ میں بیٹھی تھی ۔مدہم سروں میں چلتی ہوا اس کے بالوں کو چھیڑ رہی تھی۔اس کی بھوری آنکھیں

دھوپ کے باعث شہد کے پیالے ہونے کا گمان دے رہی تھیں۔جب اس کی توجہ کھلتے گیٹ نے گھیری تھی۔سیاہ کار گھر میں داخل ہوئی۔اس کی آنکھیں چمکی تھیں ۔سفید پینٹ پہ نیوی بلو ڈھیلی سویٹر شرٹ پہنے۔وہ سن گلاسز آنکھوں پہ چڑھاتا باہر نکلا اور جو گرز سے زمین پہ دباو ڈالتا ہوا آگے کو بڑھتا چلا جا رہا تھا۔وہ وہاں سے اٹھ کر کمرے میں آئی اور اپنے لیے کپڑے نکالے۔نیوی بلو ہائی ویسٹ پینٹ پہ کریم شرٹ اور نیوی سویٹر پہن کر، پیروں کو سفید جو گرز میں مقید کر کے وہ اپنے کمرے سے نکلی تھی۔

"ہیلو ینگ مین۔"اس نے صوفے پہ براجمان لڑکے کو دیکھتے ہوئے بولا اور اس کے سامنے آ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو ینگ لیڈی۔"وہ بھی اسی کے لہجے میں گویا ہوا تھا۔اور حیرانی سے اس کے کپڑوں کے رنگ کو دیکھ رہا تھا۔

کیا ہم نے آج میچنگ کرنی تھی؟" زنجبیل نے اس کو سرتاپاؤں دیکھتے ہوئے" پوچھا۔ جس پہ وہ مسکرایا تھا۔

میں نے تو نہیں کرنی تھی۔ لیکن شاید تمہیں میرے ڈریس کا کلر زیادہ ہی پسند" آگیا تھا۔" وہ جتاتی نظروں کے ساتھ اس کو دیکھ رہا تھا۔

مجھے کیا خبر کہ تم کون سا رنگ پہننے والے ہو." اس نے ناک سکوڑ کر بولا۔"

خبر تو ہو گئی تھی۔ بالکونی سے دیکھ کر۔" اس نے سکون سے بولا تھا۔ جس پہ" زنجبیل کو خود پہ غصہ آیا تھا۔

بس بس رہنے دو۔ اب اتنا برا دور بھی نہیں آیا کہ زنجبیل بیگ تمہارے نقل" کرے۔" خفت مٹانے کے لیے وہ اسی پہ چڑ دوڑی۔ جس پہ وہ کھل کر مسکرایا تھا۔

کوئی نہیں۔ ایسا دور بھی آنے ہی والا۔" اس کی ذو معنی بات پہ وہ ٹھٹھکی تھی" ۔سورج کی روشنی کھڑکی سے چھن کر اندر داخل ہو رہی تھی۔

چلو اٹھو باہر گھومنے چلیں۔" وہ موبائل ہاتھ میں لیتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔ جس" پہ اس نے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

کہاں بھئی؟ میں تو اریب سے ملنے آیا تھا۔ "اس نے تپانے کے لیے اریب کا نام لیا" تھا۔

ٹھیک ہے۔ بیٹھے رہو اور کرو انتظار اپنے اریب کا۔ اور خبر دار اب جو مجھے بلانے کی" کوشش کی۔" وہ غصے سے پیر پٹختی ہوئی سیڑھیاں چڑھنے لگ گئی۔ جبکہ وہ بس ارے ارے کرتا رہ گیا۔

چلو بھئی اب نیا سیاپا۔" اس نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے بولا۔ اتنی دیر میں ثمینہ بیگم" لاونج میں داخل ہوئی۔ جو ملازمہ سے کچن میں کام کروا رہی تھیں۔ ان دیکھ کر وہ احتراماً کھڑا ہوا تھا۔

او میرا پیارا بیٹا آیا ہے۔" وہ پیار سی کہتی ہوئی آئیں اور شفقت سے اس کے کندھے" کو تھپتھپایا۔ جس پہ وہ مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں زنجبیل کو لینے کے لیے آیا تھا۔مجھے ضروری کام سے لے کر جانا تھا۔" وہ کہتا ہوا صوفے پہ ٹک گیا۔ثمینہ بیگ نے ملازمہ کے ہاتھ زنجبیل کو نیچے آنے کا پیغام بھیجا۔جس پہ وہ منہ بناتی ہوئی سیڑھیاں اترتی دکھائی دی تھی۔

جی ماما آپ نے بلایا ہے۔"زریاب کو اگنور کرتی ہوئی وہ ثمینہ بیگ کی جانب متوجہ تھی۔زریاب بغور اس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

زریاب تمہیں لینے کے لیے آیا ہے بیٹا۔"ثمینہ بیگ نے اس کو دیکھتے ہوئے بولا۔"

ماما اس کو بولیں اکیلا چلا جائے مجھے نہیں جانا۔"اس نے روٹھے لہجے میں کہا۔جبکہ " وہ دانت پیس کر اس کو دیکھ رہا تھا۔

جاؤ چلی جاؤ۔مزید کوئی بحث نہیں۔" وہ کہتی ہوئی کچن کی جانب بڑھی۔جہاں پہ" ملازمہ نے کچھ توڑ دیا تھا۔

چلیں مس بیگ۔" وہ چابی اٹھاتا ہوا۔اس کے انتظار میں کھڑا ہو گیا۔وہ مجبوراً باہر" کی جانب بڑھی۔دروازہ کھول کر وہ اس کے لیے کھڑا تھا۔وہ منہ پھلاتی ہوئی گاڑی

کے اندر بیٹھ گئی۔ دروازہ بند کیا۔ ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی، دروازہ کھلا اور گاڑی سڑک پہ دوڑنا شروع ہو گئی۔ گاڑی میں پھیلے سکوت کو اس کی دلکش مردانی آواز نے توڑا تھا۔

بھئی اتنی سی بات پہ ناراض کیوں ہو گئی ہو؟" زریاب نے اس کی جانب چہرہ موڑا" ۔جو منہ پھلائے کھڑکی سے باہر کی دنیا دیکھ رہی تھی۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ زریاب نے دوبارہ اس سے کوئی بات نہیں کی۔ یکدم گاڑی ایک جانب روکی اور گاڑی سے اتر کر دکان میں گھسا تھا۔ وہ ایک سویٹ شاپ تھی۔ زنجبیل نے حیرت سے اسے جاتا دیکھا تھا۔ دو منٹ بعد وہ دوبارہ سے گاڑی میں آبیٹھا۔ اب کہ ہاتھ میں خاکی رنگ کا مومی لفافہ تھا۔ اس نے ایک نظر اس کے ہاتھ میں پکڑے شاپر پہ ڈالی اور دوبارہ سے منہ موڑ لیا۔ زریاب نے لفافہ ڈیش بورڈ پہ رکھ دیا اور گاڑی دوبارہ سے سٹارٹ کر دی۔ تھوڑی دیر میں وہ چائے کے ڈھابے پہ پہنچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

آجاؤاب، یہ مت کہنا کہ تم چائے نہیں پیو گی۔"اس نے اتر کر دروازہ کھولا۔وہ" چپ چاپ گاڑی سے باہر نکلی۔زریاب نے لفافہ ہاتھ میں لیااور گاڑی لاک کرتاہوا ۔میز پہ آبیٹھااور چائے آرڈر کی۔چائے کے مٹکے ان دونوں کے درمیان رکھے ہوئے تھے۔بھاپ اڑکر ہوامیں تحلیل ہورہی تھی۔اس نے چائے کا گھونٹ بھرا ۔یکدم سے جسم میں جان آئی تھی۔اس کا موڈ آہستہ آہستہ بحال ہورہا تھا۔زریاب نے لفافے کو کھول کراس کے آگے کیا۔جس میں گرم گرم جلیبیاں تھیں۔

یہ بھی کھاؤ۔شاید کہ تمہاری کڑوی زبان میٹھی ہوجائے۔"اس نے جلیبی اس کی" جانب بڑھاتے ہوئے بولا جس پہ اس نے سخت گھوری سے نوازتے ہوئے اس سے جلیبی تھام لی۔

www.novelsclubb.com

زریاب صاحب آپ کی باتیں اس جلیبی کی طرح سیدھی ہوتی ہیں جو مجھے کچھ " خاص پسند نہیں ہیں۔"اس نے دانتوں سے کترتے ہوئے بولا۔جس پہ وہ کھل کر مسکرایا تھا۔چلو وہ بولنا تو شروع ہوئی۔

اچھا جی۔۔۔"اس نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے اس کے شفاف چہرے کو" دیکھا۔

ہمم! ویسے میں نے تمہیں معاف نہیں کرنا تھا۔ لیکن تم مجھے چائے پلانے لائے" ہو تو چلو معاف کیا۔"اس نے احسان کرنے والے لہجے میں کہا۔ جس پہ سامنے بیٹھے نیوی سویٹر والے لڑکے نے ابرو اچکائے تھے۔

تم سے ایک ضروری بات کرنی تھی؟"انگلیوں کو باہم پھنساتے ہوئے۔وہ اس کی" جانب متوجہ ہوا تھا۔

ہمم! کرو میں سن رہی ہوں۔"اس نے ہاتھ ٹشو سے صاف کرتے ہوئے اس کی" طرف دیکھا۔

تمہیں پتہ ہے نہ دو سال پہلے بھی پھپھو نے رشتوں کی وجہ سے کتنا ہنگامہ کھڑا کیا" تھا اور تب بابا نے انہیں ٹال دیا تھا کہ ابھی میں پڑھ رہا ہوں۔ لیکن اس بار وہ آسانی

سے ٹلنے والی نہیں ہیں۔" زنجبیل اس کی بات سن کر شدید بدمزہ ہوئی تھی۔ چائے دوبارہ میز پہ رکھ دی۔

"یہ پھپھو کا ذکر تم نے اس وقت ہی کرنا تھا۔ موڈ خراب کرنے کی قسم اٹھائی ہوئی ہے۔" عجیب و غریب منہ بناتی ہوئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھی۔

"میں سیریس ہوں زنجبیل۔" اس کا لہجہ تنبیہ کرنے والا تھا۔

"میں بھی سیریس ہی ہوں۔" اس نے بھی اسی کی طرز کی۔ جواب دیا تھا۔

"تو اب کیا کرنا ہے مجھے سمجھ نہیں آرہا؟" وہ کنفیوز لگ رہا تھا۔ آنکھوں میں بے چینی واضح تھی۔

"دیکھو ہر انسان کی اپنی زندگی ہے اور اس کے پاس یہ حق ہے کہ وہ اپنی پسند کا لائف پارٹنر چوز کرے۔ تو تم بھی اپنی مرضی کرو۔ اور مجھے ہی دیکھ لو وہ اپنے بیٹے کا رشتہ دینا چاہتی تھیں لیکن میں نے منہ پہ انکار کر دیا تھا۔ اگر وہ دوبارہ سے اپنی

عزت کروانا چاہیں گی تو میں تیار ہوں۔"اس نے چائے کا آخری گھونٹ لیا۔اور بے فکر انداز میں گویا ہوئی تھی۔

ویری گڈز نجبیل بیگ۔۔۔۔۔"اس نے طنزیہ تالیاں بجاتے ہوئے اسے داد دی" ۔جس پہ وہ دانت نکال کر رہ گئی۔

لیکن یہ اتنا آسان نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔"تاثرات یکدم بدلے تھے۔"

ہمم! تو تم ہی بتادو اب کیا کرنا ہے۔"وہ طنزیہ لہجے میں بولی تھی۔"

تم چھوڑو یہ سب اٹھو گھر چلیں۔مجھے ایک ضروری کام یاد آگیا۔تمہیں گھر ڈراپ" کردوں۔"وہ اس کو کافی دیر سے ایک بات سمجھانا چاہ رہا تھا ایک وہ تھی کہ سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔اسے اچانک غصہ آنے لگا تھا۔وہ اس کو ساتھ لیتا ہوا وہاں سے نکل گیا۔اس کو گھر کے دروازے پہ اتار کر چلا گیا۔وہ چلتی ہوئی گھر میں داخل ہوئی ۔کپڑے تبدیل کیے اور بستر پہ گرنے کے انداز میں لیٹ گئی۔سورج ڈھلنے کو تھا

۔اور وہ بے وقت ہی سو چکی تھی۔ کل کی تھکن ابھی بھی جسم میں موجود تھی۔ وہ بے خبر سوئی ہوئی تھی۔

جبکہ دوسری جانب وہ گہری سوچ میں مبتلا تھا کہ اس مسئلے کا حل کیسے نکالا جائے ۔بہت دیر سوچنے کے بعد وہ ایک نتیجے پہ پہنچا تھا۔ جیب سے فون نکالا اور کانٹیکٹ لسٹ میں سے حدید بیگ کا نمبر ملایا اور بالکونی میں جا کر کھڑا ہو گیا۔ عنقریب ہی بہت کچھ بدلنے والے تھا۔

بدلتے لوگوں کی کہانی ہم سے نہ پوچھو

ہم نے اپنے ہمدرد کو اپنا درد بنتے دیکھا ہے

www.novelsclubb.com

آسمان گہرا نیلا ہوتا جارہا تھا۔اندھیرا بڑھتا جارہا تھا۔گاڑی ہوا کو چیرتی ہوئی بڑھ رہی تھی۔اس کا چہرہ پیلا پڑ رہا تھا۔یکدم سانس گھٹتا ہوا محسوس ہوا۔اس نے شیشے نیچے کیا۔جسم کو جما دینے والی ہوا اس کے چہرے سے ٹکرائی۔آنکھوں کہ گوشے بھیگے ہوئے تھے۔جبکہ گاڑی چلاتا وہ سیاہ کوٹ والا مرد لب بھینچ کر خود پہ ضبط کرتا بیٹھا تھا۔ایک نظر اس کے زرد چہرے پہ ڈالی اور دوبارہ سے نظریں سڑک پہ گاڑھ دیں۔

گاڑی روکو جلدی۔"اس نے منہ پہ ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔جس پہ اس نے گاڑی" کو سڑک کی ایک جانب روکا۔وہ دروازہ کھولتی ہوئی باہر نکلی۔اس کا جی متلا رہا۔فٹ پاتھ پہ لگے کچرادان پہ وہ جھکی۔اس کی رنگت زرد ہورہی تھی۔الٹیوں کے باعث اس کی حالت غیر ہورہی تھی۔

www.novelsclubb.com

یہ پانی پیئیں."عفیف نے پانی کی بوتل اس کے ہاتھ میں تھمائی۔پانی کے گھونٹ" بھرے۔اس کی آنکھوں نے برسنا شروع کردیا تھا۔اس کی ٹانگوں نے مزید کھڑا

رہنے سے انکار دیا۔وہ زمین پہ بیٹھتی چلی گئی۔خاموش رات میں اس کی ہچکیاں گونج رہی تھیں۔وہ اس کی حالت دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا۔اپنے مہنگے سوٹ کی پرواہ کیے بغیر وہ گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا۔

علوینہ ایسے مت روئیں۔آپ ہنستے ہوئے اچھی لگتی ہیں۔مضبوط بنیں۔"وہ اس کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

میں تھک گئی ہوں،اور نہیں سہہ سکتی۔اب مجھ میں ہمت نہیں رہی کہ میں کسی کا" دیا دکھ اپنی ذات میں گم کر سکوں۔اب نہیں ہوتا مجھ سے،بہت سہہ چکی ہوں۔"وہ ہچکیاں لے رہی تھی۔آنسو گالوں سے بہہ کر قمیض کے دامن میں جذب ہو رہے تھے۔وہ بولتی ہوئی رکی تھی۔سرخ نظریں اٹھائیں۔ایک لمحے کے لیے رکی۔

www.novelsclubb.com

اب تو یہ وجود گلنا شروع ہو گیا ہے۔جس سے اب مجھے خود بُو آنے لگی ہے۔""""

آنسوؤں نے ایک بار پھر سے شدت اختیار کی تھی۔سیاہ آنکھوں میں کرب ابھر رہا تھا۔وہ لب بھینچ کر اس کو روتا دیکھ رہا تھا۔

علوینہ چپ کر جائیں، ایسے مت روئیں پلیز۔" اسے روتا دیکھ کر دل بے چین ہو رہا تھا۔ مگر وہ خاموش نہیں ہو رہی تھی۔

میں نے ہمیشہ سے سب کے ساتھ اچھا کیا اور آخر میں مجھے کیا ملتا ہے، دھوکہ، دکھ اور اذیت۔ میں ایک کرسڈ لڑکی ہوں۔ جس چیز سے مجھے انس ہوتا ہے وہی چھن جاتی ہے۔ آج تک جو انسان بھی میرا پسندیدہ بنتا ہے۔ وہ مجھ سے چھین لیا جاتا ہے۔" وہ بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہی تھی۔ اس کے سینے میں درد ہو رہی تھی۔ کسی اپنے کے بدل جانے کی درد۔ وہ خاموشی سے اس کو سن رہا تھا کیونکہ اس وقت اسے کوئی نصیحت نہیں چاہیے تھی۔ اسے سننے والا چاہیے تھا۔ انسان کی زندگی میں نصیحتیں کرنے والے بہت ہوتے ہیں، لیکن سننے والے بہت کم ہوتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

خاموش فضا تھی کہیں سایہ بھی نہیں تھا

اس شہر میں ہم سا کوئی تنہا بھی نہیں تھا

کس جرم میں چھینی گئی مجھ سے میری ہنسی

میں نے تو کسی کا دل دکھایا بھی نہیں تھا

ایسا میرے ساتھ ہی کیوں ہوتا ہے ؟آخر کیوں ؟"وہ مسلسل رو رہی تھی۔آج" اسے رو کر اپنا دل ہلکا کر لینا چاہیے تھا۔

مجھے بچپن سے ہی کبھی میری پسند کی چیز نہیں ملی،ہمیشہ کوئی آتا ہے اور مجھ سے " میری چیز چھین کر لے جاتا ہے۔اس بار بھی تو دیکھو کوئی لے گیا۔"وہ روتے روتے رکی تھی اور اذیت بھری مسکراہٹ لبوں پہ لاتی ہوئی بولی۔

اور اگر کوئی اسے نہ چھینے مجھ سے تو وہ چیز خود بہ خود ہی مجھ سے دور چلی جاتی ہے" ۔تم بھی جاؤ یہاں سے،مجھے کسی کی ضرورت نہیں ہے۔میں اکیلے رہنا چاہتی ہوں ۔"وہ آخر میں چیخی تھی۔اس کی دماغی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی تھی۔رونے کے باعث آواز رندھ چکی تھی۔اور جسم نڈھال ہو رہا تھا۔

اٹھیں یہاں سے، بہت ٹھنڈ ہے۔" وہ یکدم خاموش ہو گئ تھی۔آنکھیں خشک" ہو گئ تھیں۔اس کے کہنے پر وہ بالکل بھی نہیں ہلی۔

اٹھیں فورا۔" اس نے کہنی سے تھام کر اسے کھڑا کیا اور اس کو گاڑی میں بٹھایا اور" گاڑی کو دوبارہ سے سڑک پہ ڈال دیا۔وہ آنکھیں موند گئ تھی۔الٹیوں کی وجہ سے اس کا جسم نڈھال ہو رہا تھا۔ صبح سے ایک کپ کافی پینے کی وجہ سے اب جسم میں جان نہیں رہی تھی۔آنکھیں سوجھ گئ تھیں اور ان میں جلن کا احساس ہو رہا تھا ۔اس نے گاڑی کو ایک سڑک کے کنارے بنے چائے کے ہوٹل پہ روکا۔اور اتر کر اس کے لیے دروازہ کھولا۔وہ خاموشی سے اتری۔اس نے چائے اور بسکٹ آرڈر کیے۔ارد گرد صرف چند لوگ بیٹھے چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کے درمیان میز پہ چائے کے دو بھاپ اڑاتے کپ دھرے تھے۔اور ایک پلیٹ میں بسکٹ اور کیک سجا پڑا تھا۔اس نے بسکٹ اس کے آگے کیا جو نا جانے کن سوچوں میں گم تھی۔

میرا دل نہیں کر رہا۔"اس نے نفی میں سر ہلایا تھا۔"

آپ کو کھانا پڑے گا۔اپنی حالت دیکھیں اور شاباش اس کے بعد آپ نے دوائی" بھی لینی ہے۔"اس نے دھکے سے تین چار حلق سے نیچے اتارے تھے۔چائے اس کے حلق سے نیچے جا کر اسے سکون کا احساس دلا رہی تھی۔وہ خاموشی سے اس کے روئے روئے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

وہ اس کے پاس سے اٹھ کر گاڑی تک گیا اور واپس آتے ہوئے اس کے ہاتھ میں فرسٹ ایڈ باکس تھا۔جس میں وہ ضروری ادویات رکھا کرتا تھا۔اس نے ایک سفید بڑی سی گولی اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی گولی دی تھی۔وہ پانی کے ساتھ نگل گئی ۔وہ سارا راستہ خاموش رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے بیل بجائی اور ملازمہ نے اس کے لیے دروازہ کھولا۔جب تک وہ اندر نہیں چلی گئی وہ وہاں سے ہلا نہیں۔اس کے اندر جانے کے بعد وہ ہوٹل روانہ ہو گیا تھا۔

علوینہ بمشکل اپنے کمرے تک پہنچی تھی۔جب اسے زوردار چکر آیا تھا۔چیزوں کا سہارا لیتی ہوئی وہ بستر تک پہنچی اور لحاف میں گھس گئی۔پیناڈول کے ساتھ ایک نیند کی گولی بھی اسے عفیف نے دے دی تھی۔وہ گہری نیند میں جا چکی تھی۔مگر دور کہیں کوئی اندھیری رات میں چاند کو دیکھتے ہوئے اسے یاد کر رہا تھا۔

صبح گیارہ بجے کے قریب اس کی آنکھ کھلی تھی۔دبیز پردوں کے باعث کمرے میں اندھیرے کا راج تھا۔اس کا سر ابھی تک چکرا رہا تھا۔ایسے لگ رہا تھا جیسے کوئی ہتھوڑے برسا رہا ہو۔وہ ہمت جمع کرتی ہوئی بستر سے نکلی،کھڑکی سے پردے ہٹائے تو سورج کی کرنیں سے کمرہ نہا گیا۔وہ ابھی تک رات والے کام دار لباس میں ملبوس تھی۔آرام دہ کپڑے نکال کر گرم پانی سے شاور لیا اور بالوں کو کمر پہ کھلا چھوڑے وہ اپنے کمرے کا دروازہ بند کرتی باہر نکلی۔گھر سنسان پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

شازیہ بی بی۔۔"اس نے ملازمہ کو آواز دی۔جو لاونج کی صفائی کر رہی تھی۔"

جی باجی۔"وہ ہاتھ میں کپڑا پکڑے اس کے سامنے آئی تھی۔"

گھر والے کہاں ہیں؟"اس نے صوفے پہ بیٹھتے ہوئے ملازمہ سے پوچھا۔کیونکہ" گھر پہ اسے ابھی تک کوئی نظر نہیں آیا تھا۔

وہ تو فائزہ باجی کے گھر گئے ہیں۔وہ کہہ رہی تھیں جب آپ اٹھ جائیں تو ناشتہ" بنادوں۔"ملازمہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے اس سے پوچھا۔جس پہ اس نے سر نفی میں ہلایا تھا۔

میرا دل نہیں کر رہا۔جب دل کرے گا بنالوں گی۔"اس کا دل یکدم ہی اچاٹ ہوا" تھا۔وہ منہ بناتی ہوئی اپنے کمرے میں آگئی۔اور دراز میں سے اپنی سیاہ جلد والی ڈائری ڈھونڈنے لگی۔مگر وہ اسے کہیں نہیں ملی۔شاید وہ اسلام آباد ہی چھوڑ آئی تھی۔سر کا درد ناقابل برداشت ہوتا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شازیہ بی بی! ایک کپ کافی کا کمرے میں بھجوا دیں۔" اس نے گھر کے فون پہ کال" کرتے ہوئے اپنے لیے کافی منگوائی۔ پانچ منٹ بعد وہ کافی کا مگ تھامے کھڑکی کے سامنے کرسی گھسیٹ کر بیٹھی۔ آسمان کو دیکھنے میں مصروف تھی۔ کافی کا مگ ہاتھ میں پکڑے ہوئے ہی ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ اس نے بددلی سے اسے میز پہ رکھ دیا اور بیڈ پہ لیٹ گئی۔ اس کی آنکھ دو بجے کے قریب کھلی تھی۔ سارہ اس کے کمرے میں داخل ہوئی۔

علوینہ تم اٹھ گئی۔ طبیعت کیسی ہے تمہاری؟" سارہ نے اس کو جاگتے دیکھ کر آگے" آئی اور اس کے بیڈ پہ بیٹھ گئی۔

ہاں اب ٹھیک ہوں۔" اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔ اس کی آواز میں دنیا جہان" کی تھکن تھی

www.novelsclubb.com

سب تمہارا پوچھ رہے تھے۔ اب ولیمے پہ تو جاؤ گی نہ۔" سارہ نے اس سے پوچھا" ۔ جو لحاف اوڑھے خود کو گرم رکھنے کی کوشش میں تھی۔

نہیں مجھے زنجبیل سے ملنا ہے اور اپنی پیکنگ کرنی ہے۔میں جل واپس جا رہی ہوں۔" وہ کہتی ہوئی لحاف اوپر تک کھینچتی ہوئی لیٹ گئی۔ جس کا مطلب تھا وہ مزید بحث نہیں چاہتی۔۔ سارہ چپ چاپ وہاں سے اٹھ گئی۔وہ دوبارہ سے نیند کی وادی میں اتر گئی تھی۔رات والی نشہ آور دوا کا اثر ابھی بھی باقی تھا۔

سارہ اس کے کمرے سے نکل کر نیچے گئی۔جہاں نازیہ بیگم صوفے پہ بیٹھی ارید کی شرٹ کا ٹوٹا ہوا بٹن لگا رہی تھیں۔اس کو دیکھ کر گویا ہوئیں۔

علوینہ ابھی تک سو رہی ہے ؟اس نے جانا نہیں ہے، کل بھی لیٹ گئی تھی اور جلدی واپس آ گئی تھی۔"انہوں نے دھاگہ کاٹتے ہوئے شرٹ ارید کی جانب بڑھائی۔

www.novelsclubb.com

ہاں جی اٹھی ہوئی تھی۔ کہہ رہی ہے کہ وہ نہیں جائے گی۔شاید بخار ہو گیا تھا اس کو رات میں۔" سارہ نے ان کے سامنے بیٹھتے ہوئے بتایا۔

پہلی بھی ضدی تھی لیکن اب کچھ زیادہ ہی ہو گئی ہے۔اپنی مرضی کرتی ہے۔""

نازیہ بیگم نے نظر کی عینک اتار کر ڈبی میں ڈال کر سائیڈ پہ رکھتے ہوئے کہا۔

ہمم! وہ کہہ رہی تھی کہ کل واپس جا رہی ہے۔میں تو کہہ رہی تھی ایک دو دن اور" رک جاتی۔"اس نے کشن گود میں رکھتے ہوئے اپنی ماں کو دیکھا۔

اس نے نہ پہلے کبھی کسی کی مانی ہے،نہ اب مانے گی۔"وہ کہتی ہوئی اٹھ کر چلی" گئیں۔سارہ اریب کے میسجز کا جواب دینے میں مصروف ہو گئی۔شام تقریباً چار بجے وہ تیار ہو کر فائزہ کے گھر روانہ ہو گئے تھے۔مجتبیٰ صاحب کو پھر سے کسی کام کے سلسلے میں لاہور سے باہر جانا پڑ گیا تھا۔

وہ اپنا سوٹ کیس پیک کرتا ہوا سیدھا ہوا۔اور فون پہ ایک نمبر ڈائل کیا۔دوسری بیل پہ ہی فون اٹھا لیا گیا تھا۔

ہیلو! میں اسلام آباد کے لیے نکل رہا ہوں اگلے فلائٹ سے۔"اس نے فون لگتے " ہی بولا تھا۔

میرے کام ختم ہو گیا تھا۔میرا خیال ہے تمہیں اس سے ملنے جانا چاہیے۔"""

دوسری جانب سے پوچھے گئے سوال کا جواب دیتا ہوا وہ ہوٹل کے کمرے سے نکلا ۔وہ لاچی میں اپنا بیگ گھسیٹتا ہوا چل رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔اپنا خیال رکھنا کل ملاقات ہوتی ہے۔"اس نے فون کاٹ کر جیب " میں رکھا اور ہوٹل سے باہر نکلا۔جہاں پہ زریاب گاڑی میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے عفیف کو ائیرپورٹ چھوڑنے جانا تھا۔وہ بیگ جوڈگی میں رکھتا ہوا فرنٹ سیٹ پہ آکر اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔بلیک سویٹ پینٹس پہ وائٹ ہوڈی پہنے ،بال بکھر کر ماتھے پہ آئے ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

میں سوچ رہا تھا کہ آپ ہمارے ساتھ ہی واپس چلتے کل۔"زریاب نے انجن " سٹارٹ کیا اور گاڑی کو سڑک پہ ڈالا۔

نہیں یار ایک ضروری کام ہے آفس میں اس لیے جانا پڑ رہا ہے۔"اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔وہ اس کو ائیر پورٹ پہ چھوڑتا ہوا نکل آیا۔اس نے سن گلاسز آنکھوں پہ لگائیں اور جو گرز سے زمین پہ دباو ڈالتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

اس کی آنکھ چار بجے کے قریب وہ کسمساتی ہوئی اٹھی تھی۔بالوں کو کیچر میں مقید کیا۔چپل اڑستی ہوئی وہ بستر سے نکلی تھی۔آنکھوں کے پپوٹے سونے ہوئے تھے ۔منہ پہ پانی کے چھینٹے مارے اور کچھ کھانے کی غرض سے وہ نیچے کچن میں آئی تھی ۔

www.novelsclubb.com

تم یہاں کیسے ؟" وہ اسے پیچھے سے دیکھ کر ہی پہچان گئی تھی۔ زنجبیل اس کی آواز" پہ مڑی۔ جینز کی پینٹ پہ پنک اوور سائز سویٹر اور بالوں کو ہاف کیچر میں باندھے وہ تروتازہ کھڑی چائے بنا رہی تھی۔

کیوں میں نہیں آسکتی کیا؟" زنجبیل نے ٹرے میں چائے کے کپ رکھے۔اور" سینڈوچز اور کیک والی پلیٹ بھی ٹرے میں سجاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا۔

نہیں میرا مطلب تم بتا کر نہیں آئی۔" وہ اس کے ساتھ کچن سے نکلی۔ زنجبیل" نے ٹی وی لاونج کے ٹیبل پہ ساری چیزیں رکھیں اور اس کے ساتھ چڑھ کر صوفے پہ بیٹھ گئی۔

صبح سے کچھ کھایا نہیں نہ تم نے،اب میرا پیار بچہ شرافت کے ساتھ یہ سارا کچھ" کھالو ورنہ تمہیں چھترماروں گی۔" اس نے سینڈوچ اس کے ہاتھ میں تھمایا تھا۔

ایک تو یہ تمہیں ہر چیز کی خبر نہ جانے کون دے دیتا ہے۔" اس نے سینڈوچ" دانتوں سے کترتے ہوئے اس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بس ہو جاتی ہے۔ چلو دوست اب بکنا شروع ہو جاو۔" وہ چائے کا کپ تھامتی ہوئی" اس کی سامنے ہو کر بیٹھی۔ جس پہ اس نے نا سمجھی سے اس کی طرف دیکھا تھا۔

کیا مطلب ہے اب اس بات کا؟"اس نے سخت گھوری سے نوازا۔"

وہی جو کل رات کو ہوا ہے؟اس قدر طبیعت خراب ہو گئی تھی تمہاری۔ابھی بھی" زرا آئینہ دیکھ کر آؤ،اندھا بھی بتادے کہ کیا ہوا تھا تمہیں."زنجبیل نے اس کو جھاڑ پلائی تھی۔ جس پہ اس نے گہرا سانس لیا تھا۔اور ساری بات اسے بتائی تھی ۔اس کی آنکھیں ایک بار پھر سے بھیگنے لگی تھیں۔

مجھے تکلیف ہوتی ہے اس چیز سے۔۔۔"اس نے نم آواز میں کہا تھا۔اس کی آواز" کانپ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

مت دو خود کو تکلیف اس گھٹیا انسان کے لیے۔وہ تمہارے قابل نہیں تھا۔اور" اپنے قیمتی آنسو اس کے لیے کیوں ضائع کر رہی ہو۔"اس نے سبز آنکھوں والی لڑکی ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے تھے۔

میں اس کے لیے نہیں رو رہی۔ مجھے اپنے آپ پہ رونا آرہا ہے۔ میں کیسے اس کے ہاتھوں بے وقوف بنتی گئی۔" آنسو گال سے پھلستا ہوا قمیض میں جذب ہو گیا۔

کیا تمہیں اس سے ابھی محبت ہے؟" زنجبیل کے منہ سے سوال پھسلا تھا۔ جس پہ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

مجھے اس سے کبھی بھی محبت تھی۔ بس انسیت تھی۔ اور اب وہ بھی نہیں رہی شاید۔" اس کے جواب سے وہ پر سکون ہوئی تھی۔

میں نے اسے دوست مانا تھا۔ وہ مجھے اچھا لگتا تھا اور مجھے اس سے انسیت ہو گئی تھی" مگر اس نے مجھے پاگل بنایا۔ اور مجھے وہ اس لیے اچھا لگتا تھا کہ وہ عورتوں کی عزت کرتا ہے باقی مردوں جیسا نہیں ہے۔ لیکن وہ تو ایسا تھا ہی نہیں، تو میں اسے کس بنا پر پسند کروں۔ میں نے اسے نکال پھینکا ہے اپنے دل، دماغ اور زندگی سے۔" وہ اپنا دل ہلکا کر رہی تھی۔ اور وہ خاموشی سے اس کو سن رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بار باراس کے لیے رونے سے بہتر ہے، میں اسے ہی رولوں۔"اس نے ناک پونچھتے ہوئے آخری جملے ادا کیا۔اس کی بات پہ زنجبیل کھل کر مسکرائی تھی۔

بالکل ایسے ہی رہنا ہے تم نے،اور اللہ تمہیں اس کا اجر ضرور دے گا۔"وہ اس کے گلے لگی تھی۔ جس پہ وہ نم آنکھوں سے مسکرائی تھی۔وہ اس کے ساتھ بیٹھی کافی دیر تک باتیں کرتی رہی تھی۔ موڈ بحال ہو چکا تھا۔وہ اب خود کو بہتر محسوس کر رہی تھی۔

صبح ہم بارہ بجے نکل رہے ہیں۔ تم نے پیکنگ کر لی ہے؟"زنجبیل نے اس سے پوچھا۔جو موبائل پہ کچھ سکرول۔ کر رہی تھی۔

نہیں میری طبیعت ہی ٹھیک نہیں تھی۔"اس نے موبائل سے نظریں ہٹا کر اس کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

چلو آؤ پھر تمہاری چیزیں پیک کر لیتے ہیں۔"وہ اس کے ساتھ کمرے میں گئی اور گھنٹے میں ساری پیکنگ کر چکی تھیں۔اریب زنجبیل کو لینے کے لیے آ چکا تھا۔وہ

دوبارہ سے دوا لیتی ہوئی سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔سو کر ہی اسے اپنی سوچوں سے نجات ملنی تھی۔

اگلی صبح زریاب اور زنجبیل نے اسے گھر سے پک کر لیا تھا۔وہ سارا راستہ کافی خاموش رہی تھی۔اس کا غم ابھی تازہ تھا۔آہستہ آہستہ کم ہو رہا تھا۔وہ چیزوں کو قبول کرنے کی سٹیج پہ تھی۔شام کو وہ اسلام آباد پہنچ چکے تھے۔زریاب ان دونوں کو گھر چھوڑتا ہوا۔خود اپنے اپارٹمنٹ میں چلا گیا تھا۔

اسلام علیکم دادو۔"وہ دونوں رومانہ بیگم کے گلے ملی تھیں۔انہوں نے شفقت" سے ان دونوں کے ماتھوں کو چوما۔

آپ لوگوں کے جانے کے بعد تو گھر سونا سا ہو گیا تھا۔اب واپس آگئی ہو تو رونق" بھی واپس آگئی ہے۔"انہوں نے مسکراتے ہوئے ان دونوں کو بتایا۔رقیہ نے ان

دونوں کو پانی پلایا۔وہ اپنے بیگ لیتی ہوئی اوپر چلی گئیں۔اپنا سامان کبرڈز میں رکھااور گرم پانی سے شاور لے کر تھکان کم ہوئی تھی۔زنجبیل خراٹے لیتی ہوئی سو رہی تھی۔وہ لائٹ بند کرتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔

علوینہ کچن میں کھڑی کافی کے لیے دودھ ابال رہی تھی۔وہ مونگیا رنگ کی ٹرٹل نیک سویٹر پہنے کوٹ کہنی پہ ڈالے،آفس سے تھکاہارا گھر پہنچا تھا۔لاؤنج میں اندھیرا تھا۔کچن کی لائٹ جل رہی تھی۔جس کی دھیمی دھیمی روشنی سارے میں پھیل رہی تھی۔اسے علوینہ کی پشت نظر آئی جو رف ٹراؤزر شرٹ میں ملبوس کھڑی تھی ۔آہٹ پہ پلٹی تھی جہاں وہ مسکراتا ہوا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہی مخصوص مسکراہٹ جو اسے دیکھ کر خودبخود آجاتی تھی۔سارے دن کی تھکن یکدم ہی غائب ہوگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے بتایا نہیں کہ آج واپس آرہی ہیں؟" اس نے مسکراتے ہوئے کوٹ صوفے کی پشت پہ رکھا۔ وہ مسکرا بھی نہ سکی تھی۔ اسے اپنی اس دن والی حالت یاد آرہی تھی۔

"اچانک ہی ہمارا پلین بن گیا تھا۔" وہ کہتی ہوئی کبرڈ سے عفیف کے لیے کپ نکالنے لگی۔ وہ مسکراتا ہوا چینج کرنے کی غرض سے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آرام دہ کپڑوں میں کمرے سے نکلا تھا۔ علوینہ دو کپ ٹرے میں رکھتی ہوئی کچن سے نکلی تھی۔ عفیف نے ٹیرس پہ جانے کے لیے سلائیڈنگ ڈور ہٹایا۔ کھلے آسمان تلے ایک جھولا اور اس کے ساتھ کرسیاں پڑی ہوئی تھیں۔ یہ ایریا وہ بہت کم استعمال کیا کرتے تھے۔ وہ اپنی کافی کا کپ لیتی ہوئی جھولے پہ ٹانگیں اوپر کرکے بیٹھ گئی۔ وہ اس کے عین سامنے والی کرسی پہ ٹانگ پہ ٹانگ چڑھائے بیٹھا تھا۔

"طبیعت کیسی ہے اب؟" اس نے کافی کا گھونٹ حلق سے نیچے کرتے اس کی جانب دیکھا۔ جو چاند کو گھور رہی تھی۔

بہتر ہے۔"اس نے مختصر سا جواب دیا تھا۔اور کپ کے کنارے کو دیکھنے لگ گئی۔"

ہمم !اچھی بات ہے۔ تمہیں چاند پسند ہے؟"وہ اسے کب سے چاند کو گھورتا دیکھ رہا تھا۔

ہاں بہت۔ کیونکہ وہ داغ دار ہو کر بھی خوبصورت ہے۔"اس کے چہرے پہ" آسودہ سی مسکراہٹ پھیلی تھی۔

ہاں ضروری تو نہیں کہ بے داغ چیزیں ہی خوبصورت ہوں۔"اس نے تائید" کرنے والے لہجے میں کہا تھا جس پہ وہ دھیما سا مسکرائی تھی۔

اس دن کے لیے شکریہ."اس نے پہلی بار اس کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کچھ بولا" تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی ضرورت نہیں ہے۔آپ جانتی ہیں کہ انسان کے آنسو کس قدر قیمتی ہیں" ۔ان کو یوں بے معنی چیزوں پہ ضائع نہیں کرتے۔"اس نے کپ میز پہ رکھا اور اس سے مخاطب ہوا۔وہ چپ چاپ اس کی بات سن رہی تھی۔

اور آپ سمجھ دار ہیں۔زندگی ایک ٹرین کی طرح ہے۔مسافر اس میں سوار ہوتے" ہیں اور اپنی منزل پہ اتر جاتے ہیں۔اسی طرح ہماری زندگی میں بھی لوگ آتے ہیں اور اپنا کردار ادا کر کے چلے جاتے ہیں۔کچھ اچھی یادیں چھوڑ جاتے ہیں اور کچھ اذیتیں دے جاتے ہیں۔آپ کو وہ اچھی یادیں سنبھال کر رکھنی ہے اور اذیتوں کو پانی میں بہا کر اپنی زندگی کو صاف کر لینا ہے۔"وہ بول رہا تھا اور سبز آنکھیں۔اس کے چہرے پہ مرکوز تھیں۔شاید وہ اس کی باتوں کو سمجھ رہی تھی اور ان پر عمل کرنے والی تھی۔

میں جانتی ہوں اور میں ان چیزوں کو دور کہیں چھوڑ آئی ہوں۔"کافی ٹھنڈی" ہو چکی تھی۔اس نے کپ ہنوز ہاتھوں میں تھاما ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

بالکل اور اپنی زندگی کو کبھی بھی ماضی کی غلطیوں کے پچھتاوے میں ضائع نہیں" کرنا۔جو ہونا تھا ہو گیا،اب آگے بڑھ جائیں۔"اس نے مسکراتے ہوئے بولا تھا ۔جس پہ وہ مسکرائی تھی۔وہ کتنی دیر بیٹھے وہاں باتیں کرتے رہے تھے۔دور آسمان

پہ چمکتا چاندان دونوں کو دیکھ رہا تھا۔رات گہری ہوتی جارہی تھی۔وہ کپ اٹھاتی ہوئی اندر کی جانب بڑھ گئی۔اور بستر پہ لیٹ کر اس کی باتوں کو یاد کرنے لگ گئی۔وہ آگے بڑھنے کی کوشش کررہی تھی۔ایک نئی زندگی شروع کرنے کے لیے، جہاں ماضی کے پچھتاوے نہ ہوں، کوئی زہریلا انسان نہ ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شکستیں اور بھی تو ہیں کہانی میں ہماری

ترا ہی غم نہیں شامل اداسی میں ہماری

یہ کس کا غم نکھر کر آگیا میری غزل میں

یہ کس کی ریت بہہ کر آئی ندی میں ہماری

تعلق بڑھ رہا ہے اور حقیقت کھل رہی ہے

محبت گھٹ رہی ہے آشنائی میں ہماری

www.novelsclubb.com